بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 46

۱۴ تا ۲۰ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ 30 اکتوبر تا 5 نومبر 2015ء

شمارہ: 41

پاک جوہری پروگرام

وطن عزیز کے تحفظ و سلامتی کے لیے ہے
اس پر مفاہمت نہیں ہو سکتی۔

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

ماہِ محرم

حرمت و فضیلت پر ایک نظر!

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما

''آلِ یاسر صبر کرو
تمہاری وعدے کی
جگہ جنت ہے۔''

سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام میں
حدیث و سنت کا مقام و مرتبہ!

- جرابوں پر مسح.....؟!
- مسجد میں نکاح کرنا.....؟!
- لفظ ''مولوی'' یا ''مولانا'' کا استعمال.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

مصائب زندگی کی وجوہات

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے (جبکہ آپ ان حالات میں) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ہی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

زندگی حالات کے بدلنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو آزمائش کے لیے اور کہیں اس کی تربیت اور امتحان کے لیے نعمتوں کے ساتھ ساتھ مصائب و آلام سے بھی دو چار کرتے ہیں۔ انسان کو اپنی زندگی میں جن مصائب و مشاکل سے دو چار ہونا پڑتا ہے اس کی تین وجوہات قرآن نے بیان فرمائی ہیں:

1. **امتحان کی غرض سے:** آیت مذکورہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان والے جو صدق دل سے اور خلوص نیت سے اللہ کے ہو جاتے ہیں ان کے لیے مشاکل و تکالیف ذریعہ آزمائش ہیں اور پھر ان سخت حالات میں انسان کا صابر بن کر اللہ کے آگے جھکے رہنا ان پر رحمتوں کے نزول کا باعث بن جاتا ہے۔ اور یہ ان کے لیے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی ایک شکل ہے۔
2. جبکہ دوسری وجہ **اللہ کے نظام کا نفاذ** ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ فرما لیا ہوا ہے اس کا اصدار ہو کر رہنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی مخلوق کے حق میں بہتری کا ہی فیصلہ فرماتے ہیں:

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ (التغابن)

''کوئی مصیبت اللہ کی اجازت (مشیت) کے بغیر نہیں پہنچ سکتی۔ جو اللہ پر ایمان لائے (استقامت دکھائے) اللہ تعالیٰ پھر اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

3. **اعمال بد کا نتیجہ:** جو انسان ان حالات میں واویلا کرنا شروع کر دے تو گویا وہ ایمان میں کمزور اور اللہ کے دین پر استقامت سے عاری ہوتا ہے۔ ایسے شخص پر اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ اس پر یہ آفت اللہ کی طرف سے آزمائش نہیں بلکہ ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے:

﴿وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝﴾ (الشوریٰ)

''اور جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے (گناہوں کی وجہ سے) پہنچتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت سارے گناہوں سے تو درگذر ہی فرما لیتے ہیں۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

نوحہ

[عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ".] (متفق علیہ)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم (بین) نوحہ نہیں کریں گی۔'' (بخاری مسلم)

اسلام سے قبل مرنے والے پر عورتیں نوحہ (بین) کرتی تھیں، اسلام نے نوحہ کو ناجائز قرار دیا لہٰذا جب عورتیں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا اعلان کرتیں اور آپ ان سے بیعت لیتے تو ان سے وعدہ لیتے کہ آج کے بعد بین نہیں کریں گی۔ عورتوں سے اس قسم کا عہد لینے کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ دور جاہلیت میں رواج تھا کہ مرنے والے پر عورتیں اکٹھی ہو کر بین کرتی تھیں اور ایک دوسرے کے مرنے والوں پر اجتماعی بین کرتیں حتیٰ کہ نوحہ نہ کرنے والیوں کو طعن کیا جاتا کہ ہم اس کے عزیز کے لئے نوحہ کرنے گئی تھیں وہ جواباً ہمارے ہاں کیوں نہیں آئی۔ میت کے اوصاف بیان کر کے رونا اور زبان سے ایسے الفاظ بولنا جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے نوحہ کہلاتا ہے، اسے رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ اسی بنا پر خصوصاً عورتوں سے بیعت لیتے وقت ان سے عہد لیتے کہ بین نہیں کرو گی۔ جس طرح عورتوں کے لئے بین منع ہے اسی طرح مردوں کے لئے بھی منع ہے۔ عورتیں نرم دل اور نرم مزاج ہوتی ہیں لہٰذا چھوٹی سی پریشانی یا تکلیف پر رونے لگ جاتی ہیں اور زبان سے بے سوچے سمجھے غلط کلمات کہنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے آپ عورتوں سے وعدہ لیتے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میت پر رونے اور بین کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے، یہ عذاب اس شخص کے لئے جو وصیت کر کے مرا ہو کہ میرے مرنے پر بین کرنا۔ اجتماعی یا انفرادی نوحہ جائز نہیں، غم کا اظہار اس انداز میں کرنا کہ اپنے بال نوچے جائیں، اپنی رخساروں کو پیٹا جائے، زبان سے جاہلیت کے الفاظ نکالے جائیں اور اپنا گریبان پھاڑا جائے درست نہیں، ایسا کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت سے خارج قرار دیا ہے۔ غم کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں، دل پریشان ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن زبان سے ایسی باتیں کرنا جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے، گناہ ہے۔ مرثیہ خوانی، نوحہ اور ماتمی جلوس اسلام کا حصہ نہیں بلکہ اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ کی رضا پر راضی ہونا اور مشکل و پریشانی پر صبر کرنا اور زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون، پڑھنا عمدہ صفات ہیں، جنہیں اللہ پسند کرتا ہے۔ بلند آواز میں رونا، زبان سے اللہ کی نافرمانی کے الفاظ ادا کرنا اور غم کے اظہار کے لئے غیر شرعی انداز اختیار کرنا نوحہ کہلاتا ہے جو کہ حرام ہے۔

وزیر اعظم کا دورۂ امریکہ

باخبر لوگ جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ اقوام عالم کا سب سے بڑا فورم ہے جہاں دنیا کا ہر ملک اپنی بات پیش کر سکتا ہے۔ سال میں ایک بار اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوتا ہے جس میں دنیا کے بہت سے ممالک کے سربراہان مملکت یا وزرائے اعظم یا نمائندہ وفود شریک ہوتے ہیں اور انہیں اجلاس میں خطاب کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

۳۰ ستمبر ۲۰۱۵ء کو وزیر اعظم میاں نواز شریف نے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں بڑا مؤثر خطاب کیا اور پائیدار امن کے لیے تجاویز پیش کیں۔ **اولاً:** ۲۰۰۳ء کی جنگ بندی پر عمل درآمد۔ **ثانیاً:** طاقت کے استعمال اور دھمکی سے گریز۔ **ثالثاً:** مقبوضہ کشمیر کو فوج سے پاک کرنے کے اقدامات۔ **رابعاً:** سیاچن سے افواج کا انخلاء۔ وزیر اعظم کی یہ تجاویز انتہائی معقول، فطری اور قابل عمل ہیں۔ ہمیں یہ خدشہ ہی نہیں بلکہ یقین تھا کہ بھارت ان تجاویز کو قبول نہیں کرے گا۔ تاہم اس سے ہماری امن کی حقیقی خواہش اور ان کی بلاجواز مخاصمت کھل کر دنیا کے سامنے آگئی ہے۔ اگرچہ یہ تجاویز اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ہیں مگر امریکی صدر اور یورپ کے کسی سربراہ نے اس کی حمایت نہیں کی۔ بھارت کے وزیر اعظم نے بھی ان تجاویز کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مقبوضہ کشمیر سے سید علی گیلانی، میر واعظ عمر فاروق ودیگر کشمیری رہنماؤں اور فلسطینی قیادت نے وزیر اعظم کی تقریر کو سراہا ہے۔ انصاف پسند دنیا کا موقف ہے کہ فلسطین اور مقبوضہ کشمیر سے ظلم بند کروایا جائے۔ وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں یہ بھی کہا کہ کشمیر تقسیم ہند کا نامکمل ایجنڈا ہے جس کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادیں آج بھی عمل درآمد کی منتظر ہیں۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں نہ صرف دنیا کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا بلکہ بہت سے اہم مسائل پر قابل عمل تجاویز بھی دیں۔ القاعدہ اور داعش کے خطرے سے نمٹنے کے لیے ایک جامع اور مؤثر حکمت عملی بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''جب تک تنازعات کی وجوہات کو ختم نہیں کیا جاتا اور ناانصافیاں ختم نہیں ہوتیں، القاعدہ، داعش اور دوسری شدت پسند تنظیموں کو پنپنے کا موقعہ ملتا رہے گا۔ کشمیر اور فلسطین جیسے تنازعات سے دنیا کو درپیش خطرات ہی عدم استحکام کی بنیادی وجوہات ہیں جنہیں انصاف کے اصولوں پر مبنی طریقے سے حل کرنا ہوگا۔''

تاریخ شاہد ہے کہ مسئلہ کشمیر اور مسئلہ فلسطین کو نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، اقوام متحدہ سے حل نہیں ہو سکا جو اس کی بہت بڑی ناکامی ہے۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے اقوام متحدہ اپنی ہی قراردادوں پر عمل نہیں کرا سکا۔ تنازعہ کشمیر خود بھارت ہی اقوام متحدہ میں لے کر گیا تھا۔ ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو اقوام متحدہ نے یہ قرارداد منظور کی تھی جس کی رو سے ریاست جموں وکشمیر کے باشندے اپنے مستقبل کا فیصلہ جمہوری طریقے سے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں منعقد ہونے والی رائے شماری کے ذریعے طے کریں گے۔ چنانچہ بھارت کے اس وقت کے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے دنیا کے سامنے اقرار کیا تھا کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیر کے لوگ کریں گے۔ پھر انہوں نے اپنی پارلیمنٹ میں بھی اس کا اعادہ کیا کہ ہم کشمیری عوام کے فیصلے کے پابند ہوں گے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ بھارت نے قراردادوں کو تسلیم نہ کرنے کے ساتھ ساتھ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ کی رٹ لگا رکھی ہے اور مقبوضہ کشمیر پر پانچ لاکھ فوج کے ذریعے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ نیز کشمیری مسلمانوں کا عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ ظالم ڈوگرہ فوج نے کشمیری مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کر رکھی ہے مگر حریت پسند مسلمان قربانیاں دینے کے ساتھ ساتھ پاکستانی پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیتے۔ یہاں تک کہ جیلوں میں بھی مسلمان پاکستان کے نعرے بلند کرتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ بھارت نے پاکستان کو کبھی دل سے تسلیم نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ سے اکھنڈ بھارت کے خواب کی تعبیر کا خواہاں ہے۔ پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے لیے یہاں دہشت گردی شروع کرا رکھی ہے۔ اس کے ثبوت اقوام متحدہ میں پاکستان کی مستقل مندوب ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے یو این او کے سیکرٹری جنرل بانکی مون کو پیش کر دیئے ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کی یادگار مناتے ہوئے بھارتی آرمی چیف جنرل دلبیر سنگھ سہاگ نے اپنے ٹروپس کی بہادری کی بڑی تعریف کی اور یہ بھی کہا کہ ''موجودہ حالات میں جنگی حکمت عملی تبدیل ہو گی۔ اب پاکستان کے ساتھ جب بھی جنگ ہو گی یہ مختصر اور شدید ہو گی، اس میں ردعمل کا وقت نہیں ہو گا۔ اس لیے ٹروپس کو

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
سازشی نظریات کے حامل لوگ.....(خطبہ حرم)	6
ماہ محرم اور اس کے تقاضے	9
اسلام میں سنت کا مقام	10
سیدنا عمار بن یاسرؓ	14
یوم عاشوراء اور اسوۂ نبویؐ	18
اللہ پوچھے گا.....!	20
پرعزم نوجوان!.....(نظم)	20
سانحہ منیٰ کے حوالہ سے کراچی میں سیمینار	22
اخبار المجاہد	23

ادارہ سے متعلقہ خط وکتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون 042-37720257 فیکس 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
بذریعہ وی پی 550/- روپے
بیرونی ممالک سے 5500/- روپے
فی پرچہ 15/- روپے

ناشر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

شارٹ وار کے لیے تیار کرنا ہوگا جو کسی وقت بھی شروع ہوسکتی ہے۔'' اس سے واضح ہوتا ہے کہ بھارت کے عزائم نہایت خطرناک ہیں۔ پاکستان کو صورت حال پر گہری نظر رکھنا ہوگی۔ یوم شہداء کے موقعہ پر جنرل راحیل شریف نے بھارتی جنرل کا بڑا درست جواب دیا تھا کہ ''جنگ روایتی ہو یا غیر روایتی' شارٹ ہو یا لانگ' ہاٹ ہو یا کولڈ ہم ہر طرح تیار ہیں۔'' امید ہے اس بیان سے بھارتی لیڈروں کے ہوش ٹھکانے آگئے ہوں گے۔

آج ۲۲ اکتوبر کو وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف' امریکی صدر اوباما سے ملاقات کریں گے' مسئلہ کشمیر' بھارتی جارحیت اور دہشت گردی کے حوالہ سے اپنا موقف پیش کریں گے اور حسب سابق دباؤ بھی برقرار رکھیں گے۔ میڈیا کے مطابق امریکی انتظامیہ' پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کو محدود کرنے کے لیے معاہدہ کرنا چاہتی ہے جس میں جوہری ہتھیاروں تک رسائی کی شرائط میں کمی بھی شامل ہے۔ ایسے موقع پر ضرورت اس امر کی ہے کہ امریکی قیادت کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے اصولی موقف سے آگاہ کیا جائے۔

آج جبکہ پاکستان کو بہت سے مسائل اور خطرات کا سامنا ہے' اس کے ایٹمی پروگرام نے ہی دشمنوں کے جارحانہ اقدامات کو روک رکھا ہے۔ لہٰذا جوہری صلاحیتوں کو محدود کرنے کا کوئی معاہدہ ملکی مفاد کے سراسر خلاف ہوگا۔ کیونکہ ''ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات''

یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ امریکہ جاتے ہوئے وزیر اعظم نواز شریف نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ ''پاکستان کا ایٹمی پروگرام بیرونی جارحیت کے خلاف مزاحمت کے لیے ہے۔ حکومت قومی مفادات پر سمجھوتہ نہیں کرے گی۔ ملکی ضرورت کے تحت اپنا جوہری پروگرام تیار کیا ہے۔ اس ضمن میں ہماری پوزیشن واضح ہے۔ پاکستان کے جوہری اثاثے فول پروف انتظامات میں محفوظ ہیں۔ کوئی غیر ملکی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا'' ہمیں امید ہے کہ وزیر اعظم پوری جرأت کے ساتھ اپنا موقف پیش کریں گے۔ اللہ کرے ان کا دورہ کامیاب رہے۔

ایٹمی پروگرام وطن عزیز کی سلامتی اور تحفظ کا ضامن ہے' اس پر کسی قسم کی مفاہمت کا سوچا بھی نہیں جا سکتا

امید ہے کہ میاں نواز شریف کا دورہ امریکہ پاکستان کی سلامتی کے تحفظ کی ضمانت بنے گا۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

لاہور امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام وطن عزیز کی سلامتی اور تحفظ کا ضامن ہے' اس پر کسی قسم کی مفاہمت کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ ایٹمی استعداد محدود کرنے کی باتیں صرف پراپیگنڈہ ہیں۔ بھارتی جارحانہ عزائم کی موجودگی میں ایسے کسی معاہدہ کا سوچنا بھی ملکی سلامتی کے لیے زہر قاتل ہوگا۔ امید ہے کہ میاں نواز شریف کا دورہ امریکہ پاکستان کی سلامتی کے تحفظ کی ضمانت بنے گا۔ وہ ہر بنس پورہ میں مرکز توحید کے دورے کے موقع پر میڈیا سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میاں نواز شریف کو دورہ امریکہ کے دوران بھارتی جارحیت روکنے کی کوئی حکمت عملی اور دیرینہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے یو این قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کو فوکس کرنا ہوگا۔ کیونکہ بھارت پاکستان میں دہشت گردی کے ذریعے ہماری سلامتی کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ توقع یہی ہے کہ امریکی صدر اوباما وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کے موقع پر مسئلہ کشمیر کے حوالے سے اپنے اسی موقف کا اعادہ کرینگے اور ملاقات میں وزیر اعظم نواز شریف کی جانب سے انہیں پاکستان میں بھارتی مداخلت اور دہشت گردی کے جو ثبوت پیش کئے جائینگے اسکی روشنی میں اوباما علاقائی اور عالمی سلامتی کی خاطر مودی کو سخت پیغام دینگے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ایٹمی پروگرام ہی وہ واحد ہتھیار ہے جس نے اب تک بھارت کو پاکستان پر پہلے جیسی باقاعدہ جنگ مسلط کرنے سے روکا ہوا ہے۔ اگر پاکستان کی اس صلاحیت کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر ہندو انتہاء پسندی کے راستے میں ہماری سلامتی پر وار کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی جبکہ اس ردعمل میں پاکستان اپنے جوہری ہتھیار بروئے کار لانے پر مجبور ہوگا تو لازمی طور پر اس سے علاقائی ہی نہیں' عالمی سلامتی کو بھی خطر لاحق ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بنیادی ترجیح قومی مفاد اور اپنی سکیورٹی ہونی چاہیے جس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا۔ امریکہ تنازعہ کشمیر کا حل یو این قراردادوں جبکہ افغانستان میں امن کے قیام کے لیے تمام افغان گروپوں کو اعتماد میں لے۔ کشمیر اور افغان مسئلہ حل کیے بغیر خطے میں قیام امن کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس موقع پر حافظ یونس آزاد، حافظ بابر فاروق رحیمی اور غلام مصطفیٰ چوہان بھی موجود تھے۔

اسلام اور جمہوریت میں کوئی تضاد نہیں' چہرے کا پردہ واجب ہے۔ پروفیسر ساجد میر

لاہور امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے موجودہ جمہوری نظام کو غیر اسلامی قرار دینے' عورت کے چہرے کے پردے کے متعلق متنازعہ بیان دینے پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل کی چیئرمینی سے ہٹایا جائے۔ اپنے ایک بیان میں پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ مولانا شیرانی اپنے تفردات قوم پر مت ٹھونسیں، اسلام اور جمہوریت میں کوئی تضادات نہیں، اسلام شورائیت کا درس دیتا ہے، ہمارے ہاں جمہوریت قرآن وسنت اور اس کی نصوص کی پابند ہے جسے پارلیمنٹ کثرت رائے کی بنیاد پر تبدیل نہیں کرسکتی۔ جبکہ مغربی جمہوریت کسی الٰہی دستور کی پابند نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا شیرانی خود الجھاؤ کا شکار ہیں، پاکستان کے متعلق انکے نظریات بھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ انہوں نے آج تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔ انکے خیالات اسلامی نظریاتی کونسل کے فیصلے یا سفارش نہیں قرار دیے جاسکتے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ میں مولانا شیرانی کو ان کے نظریات پر مناظرے کا چیلنج دیتا ہوں، وہ میرے ساتھ مناظرہ کرلیں' میں ان شاء اللہ قرآن وسنت کی روشنی میں انکے نظریات کا رد کروں گا۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

جرابوں پر مسح

سوال آپ نے اپنا فتاویٰ اصحاب الحدیث میں لکھا ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے لیکن فیصل آباد سے شائع ہونے والے ایک رسالہ ''پیغام حق'' میں اسے غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ متقدمین اہل حدیث جرابوں پر مسح کرنے کے قائل نہیں ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ اصل حقیقت سے آگاہ فرمائیں؟

جواب ہم نے اس موضوع پر تفصیل سے لکھا تھا کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے اور احادیث سے اس کا ثبوت بھی دیا تھا۔ (فتاویٰ اصحاب الحدیث ص ۶۷ ج ۱)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے اور احناف میں قاضی ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی بھی جرابوں پر مسح کرنے کے قائل ہیں جیسا کہ ان کی معتبر کتابوں میں صراحت ہے۔ (ہدایہ ص ۶۱ ج ۱) بلکہ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے بھی صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا، لہٰذا جرابوں پر مسح کرنے کے عدم جواز کا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کا ایک دستہ کسی مہم کیلئے روانہ کیا، انہوں نے سردی کا شکوہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ پگڑیوں اور پاؤں کو گرم کرنے والی اشیاء (جرابوں اور موزوں) پر مسح کر لیں۔ (مسند امام احمد ۲۷۷ ج ۵)

اس حدیث کو امام ابوداؤدؒ نے بھی بیان کیا ہے، آخر میں لکھا ہے: ''سیدنا علیؓ بن ابی طالب، ابو مسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سہل بن سعد اور عمرو بن حریث نے جرابوں پر مسح کیا، نیز سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی جرابوں پر مسح کرنا مروی ہے۔ (ابوداؤد، الطہارۃ. ۱۵۹)

امام ابن قدامہؒ لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام نے جرابوں پر مسح کیا ہے اور ان کے زمانے میں ان کا کوئی مخالف نہیں ہوا، لہٰذا اس پر اجماع ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا صحیح ہے۔ (مغنی ص ۱۸۱، ج ۱)

اس اجماع صحابہ کے مقابلہ میں کسی کی بات کا کوئی وزن نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ (مستدرک حاکم ص ۱۱۶ ج ۱)

اس سلسلہ میں چند ایک صحابہ کرام کے عمل کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۸ ج ۱)
- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی مسح کرنا ثابت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۹ ج ۱)
- سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی جرابوں پر مسح کیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۹ ج ۱)
- حضرت سہل بن سعد سے بھی یہ عمل مروی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۹ ج ۱)
- صحابہ میں اس کا کوئی مخالف نہیں۔ (محلی ابن حزم ص ۸۶ ج ۲)

آخر میں ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا ایک فیصلہ کن فتویٰ نقل کرتے ہیں: ''حضرت ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بے وضو ہوئے تو انہوں نے وضو کرتے ہوئے ہاتھ اور منہ دھویا پھر اون کی جرابوں پر مسح کیا، ہم نے عرض کیا کہ ان پر مسح کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں! یہ بھی موزے ہی ہیں لیکن اون کے ہیں۔ (الکنی والاسماء للدولابی ص ۱۸ ج ۱) اس مسئلہ کی تفصیل محلی ابن حزم ص ۸۵ ج ۲ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

لفظ ''مولوی'' یا ''مولانا'' کا استعمال

سوال ہمارے ہاں عالم دین کو ''مولوی'' یا ''مولانا'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ کچھ اہل علم اسے شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور وہ صحیح مسلم کی ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہیں، پھر قرون اولیٰ کے علماء سے یہ لقب منسوب نہیں اور نہ ہی اہل عرب علماء کے لیے یہ لقب استعمال ہوتا ہے، اس کے استعمال کی شرعی حیثیت بیان کریں۔

جواب عزت و احترام کے پیش نظر علماء حضرات کے لیے لفظ ''مولوی'' یا ''مولانا'' استعمال کیا جاتا ہے، قرآن مجید میں یہ لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے، سیدنا جبریل علیہ السلام اور نیک مسلمانوں کے لیے اسے استعمال کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (التحریم: ۴) ''یقیناً اللہ تعالیٰ، سیدنا جبریل اور تمام صالح اہل ایمان آپ کے مولیٰ ہیں۔'' اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے، سیدنا جبریل علیہ السلام اور خواص اہل ایمان کے لیے یہ لفظ استعمال کیا ہے، اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے لیے لفظ مولیٰ کا استعمال شرک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لفظ مولیٰ کو غیر اللہ کے لیے استعمال فرمایا ہے۔ آپ نے ایک مرتبہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولیٰ ہے۔'' (بخاری، الصلح: ۲۶۹۹)

بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ کے استعمال کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے: ''تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا دو، اپنے رب کو وضوء کراؤ۔ بلکہ اپنے آقا کو سید اور مولیٰ کہا جائے۔'' (بخاری، العتق: ۲۵۵۲)

دراصل لفظ مولیٰ کئی ایک معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے' امام نوویؒ نے پندرہ معانی کے لیے اس کے استعمال کی نشاندہی کی ہے۔ جن میں آقا' مالک' ناصر' دوست' آزاد کنندہ اور آزاد کردہ غلام وغیرہ بھی شامل ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''لفظ ''مولیٰ'' ادنی اور اعلیٰ دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ لفظ ''سید'' صرف اعلیٰ اور محترم ذات کے لیے مخصوص ہے' جب غیر اللہ کے لیے لفظ سید استعمال ہوسکتا ہے تو غیر اللہ کے لیے لفظ مولیٰ کے استعمال پر کراہت کی کوئی معقول وجہ نہیں۔'' (فتح الباری: ج ۵' ۲۲۲)

بہر حال قرآن مجید اور احادیث سے یہ تو معلوم ہوا کہ لفظ مولیٰ غیر اللہ کے لیے استعمال ہوسکتا ہے۔ نیز نیک اور خاص اہل ایمان کے لیے یہ لفظ بطور اعزاز کے ہے' اسی لیے اہل حق نے اصحاب علم کے لیے بطور احترام یہ لفظ منتخب کیا ہے۔ اب یہ لفظ یعنی مولانا ایک خاص اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے جو ہر درس نظامی سے فارغ التحصیل کے لیے ہے اور اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

آخر میں ہم اس حدیث کا بھی جائزہ لینا چاہتے ہیں جو صحیح مسلم کے حوالے سے سوال میں ذکر کی گئی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں: ''کوئی غلام اپنے آقا کے لیے لفظ مولیٰ استعمال نہ کرے کیونکہ تمہارا مولیٰ تو صرف اللہ ہے۔'' (مسلم' الادب: ۲۲۴۹)

دراصل یہ الفاظ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث کا حصہ ہیں بلکہ اصل حدیث میں اضافہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ متن حدیث کچھ اس طرح ہے: ''تم میں سے کوئی اپنے غلام کو ''عبدی'' نہ کہے کیونکہ تم سب اللہ کے بندے ہو' چاہیے کہ میرا نوکر یا میرا خدمت گذار کے الفاظ کہے جائیں۔ اسی طرح کوئی اپنے آقا کو ''ربی'' نہ کہے بلکہ اسے سیدی کہنا چاہیے۔'' (مسلم' الالفاظ من الادب: ۲۲۴۹)

مذکورہ اضافہ کو بیان کرنے والے حضرت اعمش کے دو شاگرد ہیں' اس کے متعلق حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ''امام مسلم نے حضرت اعمش سے منقول اس روایت کے متعلق اختلاف نقل فرمایا ہے۔ چند راوی اس اضافہ کو نقل کرتے ہیں جبکہ بیشتر راوی صرف حدیث کے اصل الفاظ ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اس اضافہ کو روایت سے حذف کر دینا زیادہ صحیح ہے اور علامہ قرطبی کا بھی یہی موقف ہے۔'' (فتح الباری: ج ۵' ۲۲۲)

ہم نے شروع میں ایک حدیث کے حوالے سے لکھا ہے کہ اپنے آقا کو مولیٰ کہا جا سکتا ہے جبکہ مذکورہ اضافہ میں اس کی صریح ممانعت ہے' اس صورت حال کے پیش نظر ان میں ایک روایت کو مرجوح قرار دیئے بغیر تطبیق کی کوئی صورت سامنے نہیں آتی۔ محدثین کرام نے اضافہ کے بغیر اصل روایت کو راجح قرار دیا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: ''ہم نے اضافہ کو بالعدم قرار دے کر ترجیح کی ایک صورت پیدا کی ہے کیونکہ دونوں روایات بایں طور متعارض ہیں کہ جمع و تطبیق ناممکن ہے اور تاریخ کا بھی علم نہیں تا کہ ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دیا جائے۔ (فتح الباری: ج ۵' ص ۲۲۲)

اسی طرح امام نوویؒ لکھتے ہیں: ''راویان حدیث نے حضرت اعمش سے اس لفظ ''مولیٰ'' کو نقل میں اختلاف کیا ہے' کچھ ذکر کرتے ہیں جبکہ کچھ دوسرے ذکر نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک اس اضافے کا حذف کر دینا زیادہ صحیح ہے۔'' (شرح نووی: ج ۲' ص ۲۳۸' طبع ہند)

مذکورہ بالا تصریحات کی روشنی میں ہم کہتے ہیں کہ مذکورہ اضافہ شاذ اور غیر محفوظ معلوم ہوتا ہے اور اس اضافے پر ممانعت کی بنیاد ہے' اس کی تفصیل ہم نے کسی دوسرے مقام پر بیان کی ہے۔ (فتاویٰ الحدیث: ج ۱' ص ۳۰)

مختصر یہ کہ علماء کرام کے لیے لفظ ''مولانا'' استعمال کیا جا سکتا ہے اور جس روایت کی بناء پر کراہت کشید کی گئی ہے وہ شاذ اور غیر محفوظ ہے۔ واللہ اعلم!

مسجد میں نکاح کرنا

سوال ہمارے معاشرہ میں مذہبی گھرانے مسجد میں نکاح کرنے کا اہتمام کرتے ہیں اور اسے مسنون عمل قرار دیتے ہیں۔ کیا واقعی مسجد میں نکاح کرنا سنت سے ثابت ہے؟ وضاحت فرما دیں۔

جواب اسلام میں عقد نکاح کے لیے کسی جگہ کی تخصیص کتاب وسنت سے ثابت نہیں' جہاں بھی آسانی ہو اور لوگ جمع ہو سکتے ہوں نکاح کیا جا سکتا ہے۔ البتہ فواحش ومنکرات کے اڈوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے' جس طرح دیگر مقامات پر نکاح کیا جا سکتا ہے اسی طرح مسجد میں بھی نکاح کرنا جائز ہے بلکہ بہتر ہے کیونکہ مسجد کے احترام کے پیش نظر یہ مجلس نکاح کئی قباحتوں سے محفوظ رہتی ہے' لیکن اسے مسنون عمل قرار دینا محل نظر ہے۔ اس سلسلہ میں ایک روایت پیش کی جاتی ہے: ''اس نکاح کا اعلان کرو اور اس کا انعقاد مساجد میں کرو۔'' (ترمذی' النکاح: ۱۰۸۹)

یہ روایت انتہائی کمزور ہے کیونکہ اس کی سند میں عیسیٰ بن میمون نامی راوی ضعیف ہے۔ امام ترمذی نے حدیث بیان کر کے اس کے ضعف کی وضاحت کی ہے کہ عیسیٰ بن میمون انصاری راوی حدیث میں کمزور قرار دیئے جاتے ہیں' امام بیہقی نے بھی یہ حدیث بیان کر کے اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (بیہقی: ج ۷' ص ۲۹۰)

علامہ البانیؒ نے اس حدیث پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ (سلسلہ الاحادیث الضعیفہ: ج ۲' ص ۴۰۹) البتہ اس حدیث کا پہلا حصہ یعنی ''تم اس نکاح کا اعلان کرو۔'' صحیح ہے کیونکہ دوسری روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ فقرہ مرفوعاً ثابت ہے۔ اس کی صراحت صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۱۲۸۵ میں ہے۔ نیز صحیح ابن حبان ج ۷ ص ۱۴۷ میں یہ روایت موجود ہے۔ واللہ اعلم!

سازشی نظریات کے حامل لوگوں کی کارستانیاں

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالباری الثبیتی حفظہ اللہ
امام مسجد نبوی

مترجم ـــــ جناب محمد ہاشم یزمانی / جناب عبدالقیوم عبدالستار
ـــــ نظر ثانی ـــــ جناب حافظ یوسف سراج

حمد وثناء کے بعد:

اللہ تعالیٰ نے ہمارے بابا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو شیطان ان کی دشمنی اور انہیں بھٹکانے کی سازشوں پہ کمر بستہ ہوگیا بلکہ تمام رسولوں کے سامنے مکروفریب کی نت نئی قسمیں لے کر آیا ہے اور ان کے خلاف سازشوں کے جال بچھا دیئے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائیوں نے دھوکہ کیا تو انہوں نے صبر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا:

﴿اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (یوسف)

''حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی تقویٰ اور صبر سے کام لے تو اللہ کے ہاں ایسے نیک لوگوں کا اجر مارا نہیں جاتا۔''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کیلئے لکڑیوں کا انبار لگایا گیا، اس میں آگ بھڑکائی گئی اور ابراہیم علیہ السلام کو اس میں ڈالا گیا تو آگ ان کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی اور سازشیوں کی سازش خاک میں مل گئی۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝﴾ (الصّٰفّٰت)

''انہوں نے اس کے خلاف ایک کارروائی کرنا چاہی تھی، مگر ہم نے انہی کو نیچا دکھا دیا۔''

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ان کی قوم نے دھوکہ کیا اور انہیں قتل کرنے اور سولی پر لٹکانے کی سازش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی شرارت سے محفوظ رکھا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لیے لوگوں نے سازشی منصوبہ تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝﴾ (طٰہٰ)

''جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا، خواہ کسی شان سے وہ آئے۔''

ابرہہ کی فوج نے کعبہ مشرفہ کو ڈھانے کی منصوبہ بندی کی لیکن اللہ نے ان کی اس سازش کو ناکام بنا دیا۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝﴾ (الفیل)

''اور اُن پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیے جو اُن پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے۔ پھر اُن کا یہ حال کر دیا جیسے جانوروں کا کھایا ہوا بھوسا۔''

رسول اللہ ﷺ کے تمام دشمنوں نے متحد ہوکر آپ ﷺ کے خلاف سازشیں کیں لیکن ان کی تمام سازشیں خاک میں مل گئیں۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝﴾ (الانفال)

''وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر والا ہے۔''

سازشیوں اور چالبازوں کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ دھوکہ دیتے ہیں اور عہد و پیماں میں خیانت کرتے ہیں۔ بئر معونہ کے واقعہ میں دھوکے سے افضل ترین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے 70 کو شہید کر دیا گیا۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الانفال)

''اے ایمان لانے والو! جانتے بُوجھتے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو، اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ بنو۔''

رسول اللہ ﷺ خیانت سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

''میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ یہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔''

منافقین سازشوں اور چالوں کا سب سے بڑا منبع تھے۔ ان کی مختلف مکروہ کوششوں اور بدلتی حالتوں سے رسول اللہ ﷺ کو بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے متعلق اللہ کا فرمان ہے:

﴿اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''اور کیا یہ جانتے نہیں ہیں کہ جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں، اللہ کو سب باتوں کی خبر ہے۔''

یعنی انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ سازش اور کفر کو بھی جانتا ہے اور جس جھوٹے ایمان اور محبت کا یہ دعویٰ کرتے ہیں اسے بھی جانتا ہے' ان چالبازوں کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی مشکل یا حادثہ پیش آئے تو یہ فوراً بولنا شروع کر دیتے ہیں اور مسلمانوں پر مشکل وقت آئے تو یہ خوشی محسوس کرتے ہیں' جب مسلمانوں کو غلبہ یا نصرت الٰہی ملتی ہے تو یہ غیظ وغضب کا شکار ہوکر غم اور تکلیف محسوس کرتے ہیں اور جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو یا کوئی آزمائش آجائے تو یہ دشمنانِ اسلام خوشی اور فخر سے پاگل ہوجاتے ہیں۔

دھوکہ بازوں کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ چھوٹے سے واقعہ کو بھی بہت بڑی مصیبت کے طور پر پیش کرتے ہیں اور کسی کی ایک غلطی اور خطا کو لے کر اس کی

دھوکہ بازوں کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ چھوٹے سے واقعہ کو بھی بہت بڑی مصیبت کے طور پر پیش کرتے ہیں اور کسی کی ایک غلطی اور خطا کو لے کر اس کی خوب اشاعت کرتے ہیں جبکہ کسی کی خوبیوں اور بھرپور کاموں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

خوب اشاعت کرتے ہیں جبکہ کسی کی خوبیوں اور بھرپور کاموں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ کینہ اور حسد سے لبریز لوگوں کی عادت ہے۔ ان کی فریب کاریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ نوجوانوں کو میڈیا اور سوشل میڈیا میں آڈیو اور ویڈیو کے ذریعے سے غلط سوچ کا پرچار کر کے گمراہ کرتے ہیں' یہ حملہ انتہائی ظالم فوج اور خطرناک ترین اسلحہ کے حملے سے زیادہ خطرناک ہے اور ان حملوں کے مقاصد میں مبالغہ آمیز اور غلو پر مبنی سوچ کو ترویج دینا ہے تاکہ گھٹیا مقاصد کا حصول ممکن ہو اور نوجوان نسل کے ذہن پر مکمل طور پر قبضہ کیا جا سکے' ان نوجوانوں کو ان کے علماء کرام سے دور کیا جائے تاکہ انہیں با آسانی اپنے جال میں پھنسایا جا سکے اور ایسی ایسی چیزوں کے ذریعے ان کو متاثر کیا جائے جو پہلے ان کے علم میں بھی نہیں ہیں۔ ان کینہ پرور لوگوں کے ہتھکنڈوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ مسلم ممالک میں دہشت گرد تنظیموں کا بیج بو دیتے ہیں تاکہ ان ممالک میں آگ کے ایسے الاؤ بھڑکیں جو ان نوجوانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیں اور ان کے مستقبل اور ان کے ممالک کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں۔

ان کے مکروفریب کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ دین اسلام کو قدامت پسند، غیر منظم اور وحشت و بربریت والا دین ثابت کرنے کے لیے وہ خون آلود مناظر پیش کرتے ہوئے نام نہاد مسلمانوں کی قاتلانہ سازشوں اور چالوں کو کامیاب بناتے ہیں۔

ان کی گھٹیا سازش کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ گھٹیا مقاصد کے حصول کے لیے جھوٹ پر مبنی خبروں کی نشر و اشاعت کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید کی آیات افواہیں پھیلانے والوں کی خبر پر یقین کرنے سے منع کرتی ہیں' سیدھی اور سچی بات کے کرنے کا حکم دیتی ہیں، یہ آیات فضول اور بغیر سوچے سمجھے بات کرنے سے منع کرتی ہیں۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴾ (الاحزاب)

''اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔''

قرآن مجید نے یقین اور فہم و فراست پر مبنی بات کرنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔ افواہ پھیلانے والوں اور منافقوں کے ساتھ چلنے سے پہلے ان کے اہداف کا جائزہ لے لینا چاہیے۔ ان کی دھوکہ بازی یہ بھی ہے کہ یہ حقائق کو مسخ کر کے، ان میں ردوبدل کر کے مسلمانوں کی قیادت اور حکام کے بارے میں شکوک و شبہات کو ہوا دیتے ہیں۔ سازشی نظریات کو پھیلانے کی ایک صورت شکوک و شبہات اور فتنہ پر مبنی فتوے دینا بھی ہے یہ فتوے سچ کے لبادہ میں جھوٹ کو پھیلانے کے مترادف ہیں۔ تعجب تو اس بات پر ہے کہ عجیب و غریب فتوے ہمارے زمانے میں پھیل چکے ہیں اور عام لوگوں پر حالات خلط ملط ہو چکے ہیں' ان غلط فتوؤں کو پھیلانے میں عجیب و غریب نظریات کے حامل لوگ دوڑ پڑتے ہیں۔ ان فتووں نے امت میں ناقابل تلافی نقصان اور منفی اثرات چھوڑے ہیں۔ ان کی فساد پر مبنی سازشوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جنسی اور شہوت انگیز مواد پھیلا کر اور نوجوانوں میں نشہ عام کر کے بھی انہیں راہِ راست سے دور کر دیا گیا ہے۔

ان کے مکروفریب کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ دین اسلام کو قدامت پسند، غیر منظم اور وحشت و بربریت والا دین ثابت کرنے کے لیے وہ خون آلود مناظر پیش کرتے ہوئے نام نہاد مسلمانوں کی قاتلانہ سازشوں اور چالوں کو کامیاب بناتے ہیں۔

ان دھوکہ بازوں کے ہتھکنڈوں میں سے یہ بھی ہے کہ افراتفری، الجھن اور فتنوں کو پھیلایا جائے۔ مسلمانوں کے اتحاد کو پاش پاش کر دیا جائے' بحران اور تنگدستی کو اشتعال میں بدلا جائے تاکہ مسلم ممالک میں تعمیر، ترقی اور لطف و عنایت کو ختم کر دیا جائے اور ان ممالک کی ساری توانائی ان فتنوں کے آثار مٹانے اور اس آگ کو بجھانے میں صرف ہو جائے ان کی فریب کاری یہ بھی ہے کہ پرفتن خبریں تیار کی جائیں تاکہ مسلمانوں میں کمزوری، احساس کمتری، مایوسی اور بے اعتمادی پھیلائی جائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ (ال عمران)

''اور وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ: ''تمہارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہوئی ہیں، اُن سے ڈرو، تو یہ سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور اُنہوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔''

قرآن مجید کی یہ آیات ایک مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جب انہیں مصیبتیں اور مشقتیں گھیر لیں اور تکلیفیں بڑھ جائیں تو یہ مصائب ان کے ایمان اور ثابت قدمی میں اضافہ کر دیتی ہیں۔ اس باعزت امت کی تاریخ نیک فال کو اجاگر کرتی ہے' یہ عزت، بزرگی اور اعتماد والی تاریخ ہے، جو لوگ اللہ کی بغاوت اور سرکشی پر اتر آئے ہیں ان سے اللہ کے انتقام لینے پر اعتماد کی تاریخ ہے۔

﴿ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ۝ ﴾ (البروج)

''درحقیقت تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔''

ہمارے کریم رب پر ہمارا حسن ظن ہے' اس کے عدل پر ہمیں بھروسہ ہے' وہ اپنے دوستوں اولیاء کا مددگار اور دشمنوں پر عذاب نازل کرنیوالا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ۝ ﴾ (الاحزاب)

''اور سچے مومنوں (کا حال اُس وقت یہ تھا کہ) جب انہوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو پکار اٹھے کہ یہ وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا، اللہ اور اُس کے رسولؐ کی بات بالکل سچی تھی' اس واقعہ نے اُن کے ایمان اور ان کی سپردگی کو اور زیادہ بڑھا دیا۔''

حق اور اہل حق کی حفاظت اللہ تعالیٰ اس طرح بھی فرماتا ہے کہ دھوکہ بازی، مکروفریب کی جتنی بھی اقسام ہیں وہ نبوت کی وارث اس امت کی ثابت قدمی کی مضبوط چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی ہیں۔

اگرچہ امت میں وقت کے ساتھ کمزوری آئی ہے لیکن غلبہ اور حسن انجام اسی کا ہے اور قوت و استحکام اسی

کے پاس ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝﴾ (الاسراء)

''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الروم)

''ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں۔''

کبھی کبھی چالبازوں کی چالوں اور سازشوں کی سازش سے مسلمانوں کو تکلیف اور غم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ تو صرف مسلمانوں کیلئے اللہ کی طرف سے آزمائش اور ان کی ثابت قدمی کا امتحان ہے' اسی سے اللہ تعالیٰ منافقوں کو بے نقاب کر دیتا ہے۔

مکروفریب اور سازشیں چاہے جتنا مرضی بڑھ جائیں، ہمارا ایمان ہے کہ وہ اللہ کی قدرت اور مشیت کے ہی تابع ہوتی ہیں۔ خود بری چال چلنے والوں کو ہی اپنی سازشوں کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ﴾ (فاطر: 43)

''بُری چالیں اپنے چلنے والوں ہی کو لے بیٹھتی ہیں۔''

اگر اس امت کو فتح و غلبہ اور استقرار و استحکام چاہیے تو فکری یک جہتی، اتفاق و اتحاد اور الفتِ باہمی کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝﴾ (الانفال)

''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی' صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

اسباب و وسائل اختیار کر کے اللہ پر توکل اور بھروسہ کرنا امتِ مسلمہ کی شان ہے۔ جو شخص اللہ پر توکل کر کے اپنے معاملات اسی کے سپرد کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو جاتا ہے اور اس کی حفاظت و حمایت فرماتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝﴾

''جو اللہ پر بھروسہ کرے اس کے لیے وہ کافی ہے' اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے' اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔'' (الطلاق)

کفار مکہ نے رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غارِ ثور میں جب ہر طرف سے گھیر رکھا تھا تو آپ ﷺ نے اپنے جاں نثار صحابی سے فرمایا تھا:

﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبۃ: 40)

''غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور ان کی مدد کرتے ہوئے اس مشکل گھڑی سے نجات دلائی۔ ''فکر نہ کیجئے ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے۔'' یہ جملہ اپنے اندر ایسی تاثیر رکھتا ہے کہ اس سے سکون، اطمینان، حوصلہ اور امید حاصل ہوتی ہے جبکہ مایوسی و ناامیدی کا خاتمہ بھی اسی کلمہ سے ممکن ہو جاتا ہے۔

بلادِ حرمین شریفین، سعودی عرب کا امن پوری امت مسلمہ کے امن کی بنیاد ہے، کیونکہ اس مقدس سرزمین کو امت کے دھڑکتے دل کی حیثیت حاصل ہے

اے بندگانِ خدا! مکروفریب کے راستوں کو اگر بند کرنا ہے تو حق پر ثابت قدمی، کتاب وسنت پر مضبوطی سے، پرفتن مقامات میں علماء حقہ کی طرف رجوع اور امورِ سلطنت وامن وامان کو حکمران وقت کے سپرد کرنے کے رویے کو اپنانا ہوگا۔ تقویٰ اور صبر کرنے سے دشمن کی چال کمزور پڑ جاتی ہے اور نقصان ٹل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

''یہ معاملہ تو تمہارے ساتھ ہے اور کافروں کے ساتھ معاملہ یہ ہے کہ اللہ ان کی چالوں کو کمزور کرنے والا ہے۔'' (الانفال)

بلادِ حرمین شریفین، سعودی عرب کا امن پوری امت مسلمہ کے امن کی بنیاد ہے، کیونکہ اس مقدس سرزمین کو امت کے دھڑکتے دل کی حیثیت حاصل ہے، اگر کسی نے اس ملک اور ہر سرزمین کی خرابی چاہی تو یہ پوری امت مسلمہ کے امن کو تہہ و بالا کرنے کے مترادف ہوگا۔ امت مسلمہ ایک جسم کی مانند ہے۔ تب تک یہ خیر و برکت پر قائم رہے گی جب تک اس کا دل حرکت کرتا رہے۔ اس ملک کی بھلائی پوری امت کے لیے عام ہے۔ اس کے خیراتی کاموں کا سلسلہ کبھی نہ ختم ہونے والا ہے اور اسے سازشیوں کے مکروفریب سے بچانے کی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا شرعی طور پر ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ یقیناً صاحب عقل مسلمانوں کو اس ذمہ داری کا احساس ہے اور وہ اپنی بیدار مغزی کی بناء پر مخالفین کی سازشوں کو ناکام کرنے میں اپنا فعال کردار ادا کرتے رہتے ہیں۔

جو شخص اس ملک کے امن و چین کو نقصان پہنچانا چاہے وہ دراصل دشمنانِ دین وملت کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ لیکن ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اس ملک کو حاصل ہے اور ان شاء اللہ یہ اسی طرح سربلند رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا﴾ (ال عمران 120)

''ان کی کوئی تدبیر تمہارے خلاف کارگر نہیں ہو سکتی بشرطیکہ تم صبر سے کام لو اور اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو۔''

دوسرا خطبہ

اے اللہ! ہمارے ملک سعودی عرب کو اور دیگر تمام مسلمانوں کے ممالک کو امن وامان کا گہوارا بنا دے۔

اے اللہ! اے دعاؤں کو سننے والے! ہمارے یا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو کوئی بھی برا سوچے تو اسے خود اس کے اپنے ساتھ ہی الجھا دے، اے اللہ! اے دعاؤں کو سننے والے! ہمارے یا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو کوئی بھی برا سوچے تو اسے خود اس کے اپنے ساتھ ہی الجھا دے، اور اس کی چال کو اس کی اپنی تباہی کا سبب بنا دے۔ اے اللہ! اے رب العالمین! مسلمانانِ عالم کا سہارا بن جا، فلسطین، مسجد اقصیٰ، شام اور ہر جگہ پر آباد مسلمانوں کا حامی و ناصر بن جا۔

اے اللہ! اے رب العالمین! مسلمانوں کو مددگار بن جا، ان کے ارادوں کو مضبوطی عطا فرما، انہیں اتفاق واتحاد نصیب فرما اور حق بات پر انہیں یک جہتی عطا فرما۔

ماہِ محرم اور اس کے تقاضے

تحریر: جناب مولانا حافظ عبدالغفار ریحان

بہت سارے لوگوں کا خیال ہے کہ ماہِ محرم کی اہمیت شاید واقعہ کربلا کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ واقعہ کربلا آنحضرت ﷺ کی وفات کے تقریباً پچاس سال بعد پیش آیا۔ جبکہ ماہ محرم کی حرمت وعظمت اور عاشوراء محرم کی فضیلت واہمیت اسلام نے اس سے قبل بیان کردی جس کا تذکرہ قرآن مجید اور حدیث مبارک میں تفصیل سے مذکور ہے اور دین رسالت مآب ﷺ کی زندگی میں مکمل ہوگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کرلیا ہے۔''

ماہِ محرم کی حرمت وفضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ (توبۃ: ۳۶)

''یقیناً مہینوں کی تعداد اللہ کے ہاں بارہ ہے۔ اللہ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔''

حرمت والے مہینے: ذوالقعدہ، ذوالحج، محرم اور رجب۔ ان مہینوں کے دوران لڑائی جھگڑا، قتل وغارت، لوٹ مار اور فتنہ وفساد حرام ہیں۔ ویسے تو عموماً یہ کام منع ہیں مگر ان مہینوں میں ان کاموں کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ جس طرح زمان ومکان کے اعتبار سے نیکی اور گناہ کی اہمیت اور شدت بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً عام دنوں میں نیکی کرے تو وہ نیکی ہے مگر رمضان المبارک اور عشرۃ ذوالحج میں نیکی کا اجر بڑھ جاتا ہے۔ برائی بھی اسی طرح ہے، عام کسی جگہ برائی کرے تو وہ برائی ہے مگر مسجد میں اس کی سنگینی بڑھ جاتی ہے۔ مکہ مکرمہ میں تو گناہ کی شدت اور بڑھ جاتی ہے، نیکی بھی اسی طرح ہے۔

اسلام سے پہلے عرب لوگ بھی ان مہینوں کی حرمت کا خیال رکھتے تھے مگر مسلسل تین ماہ (ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم) میں احتراماً لوٹ مار اور قتل غارت سے رکے رہنا ان کے لیے دشوار ہوتا تھا جس کیلئے انہوں نے نسیٔ کا طریقہ اپنا رکھا تھا یعنی حرمت والے جس مہینے میں انہوں نے لوٹ مار کرنا ہوتی کر لیتے اور اس کی بجائے کسی اور مہینے کو حرمت والا قرار دے کر اس کا احترام کرتے ہوئے اس میں لوٹ مار نہ کرتے تاکہ اپنا مطلب بھی نکل جائے اور چار مہینوں کی تعداد بھی پوری ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تقدیم وتاخیر والے حربے کی مذمت فرمائی۔

عاشوراء محرم کی اہمیت وفضیلت

اسلام سے پہلے قریش دس محرم کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری حدیث: ۲۰۰۲، مسلم حدیث: ۱۱۲۵)

جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہاں یہودی دس محرم کا روزہ رکھا کرتے تھے، آپ نے پوچھا تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے بتایا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کیلئے اس دن روزہ رکھا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [نَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ] تم سے بڑھ کر ہم موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ تعلق والے ہیں۔ پھر آپ نے خود بھی عاشوراء کا روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری حدیث ۲۰۰۴، مسلم حدیث: ۱۱۳۰) بلکہ اہتمام کے ساتھ آپ ﷺ اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری حدیث ۲۰۰۶، مسلم حدیث: ۱۱۳۲)

یہودی دس محرم کو بطور تہوار بھی منایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری حدیث: ۲۰۰۵، مسلم حدیث: ۱۱۳۱)

رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے دس محرم کا روزہ فرض تھا۔ (صحیح بخاری حدیث: ۱۵۹۲، ۲۰۰۲، مسلم حدیث: ۱۱۲۵)

رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد دس محرم کے روزے کی فرضیت تو ختم ہوگئی مگر اس کی فضیلت باقی رہی۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ] (صحیح مسلم حدیث: ۱۱۶۲، صحیح ابی داؤد للبانی حدیث: ۲۰۹۶)

''مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ گزشتہ ایک سال کے گناہ مٹا دے گا۔''

پھر آپ نے اہل کتاب کی مخالفت کے پیش نظر ارشاد فرمایا:

[لَئِنْ بَقِيتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُومَنَّ التَّاسِعَ] (صحیح مسلم حدیث: ۱۱۳۴)

''اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو ضرور نویں کا روزہ رکھوں گا۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا مقصد دس محرم کے ساتھ نو محرم کا روزہ رکھنا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا صحیح قول ہے:

[صُومُوا الْيَوْمَ التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَخَالِفُوا الْيَهُودَ.] (مصنف عبدالرزاق برقم ۷۸۳۹، السنن الکبریٰ للبیہقی ۴/ ۲۸۷)

''نویں اور دس محرم کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔''

ماہ محرم کے بارے میں بالعموم اور دس محرم کے بارے میں بالخصوص یہ چند حقائق ہیں جو ہم نے ذکر کیے ہیں۔ اسلامی تاریخ کا المناک اور دردناک واقعہ کربلا بھی دس محرم کو ہی پیش آیا جو آنحضرت ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے تقریباً پچاس برس بعد رونما ہوا۔ جبکہ دین اسلام اس واقعہ کے پیش آنے سے قبل مکمل ہو چکا تھا اور رسول اکرم ﷺ سے روزے کے سوا کچھ بھی اس مہینے میں ثابت نہیں۔ اگر کوئی روزہ رکھے گا تو اجر پالے گا، نہیں رکھے گا تو وہ گنہگار نہیں ہوگا۔ بعض لوگ واقعہ کربلا کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تنقید کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے اس ماہِ محرم کے پہلے دس دنوں کو سوگ بنا لیا ہے اور ان دنوں میں وہ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کو اچھا خیال نہیں کرتے بلکہ حالت سوگ میں رہتے ہیں

باقی صفحہ 19 پر

اسلام میں سنت کا مقام

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

سنت کے لغوی معنی مروجہ طریقے کے ہیں' لیکن محدثین عظام اور فقہائے کرام کی اصطلاحات میں سنت کی تعریف یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام اقوال وافعال اور دوسروں کے وہ اقوال وافعال مراد ہیں جن سے آپ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ اس کو علمائے کرام نے تقریر سے متصف کیا ہے۔ آپ ﷺ کے سامنے کسی صحابی نے کوئی بات کی یا کہی ہو یا کوئی عمل کیا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر سکوت فرمایا۔

سنت کی تعریف:

[السنة تطلق على قول الرسول وفعله وسكوته وعلى أقوال الصحابة وأفعالهم.]

''سنت کا اطلاق رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور سکوت پر' نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال پر ہوتا ہے۔''

محدثین کرام نے حدیث کے مفہوم میں بھی وسعت سے کام لیا ہے اور اس کو بھی دونوں کے لیے عام کیا ہے۔ یہاں بحث رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور سکوت سے متعلق ہے۔ خواہ اس کا نام سنت رکھا جائے یا اس کو حدیث کہا جائے۔ علمائے کرام نے حدیث وسنت کے مقام کو واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ دین اسلام میں حدیث وسنت کس مقام ومرتبہ کی حامل ہے۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ:

علم القرآن اگر اسلامی علوم میں دل کی حیثیت رکھتا ہے تو علم حدیث شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ شہ رگ اسلامی علوم کے تمام اعضاء وجوارح تک خون پہنچا کر ہر آن ان کے لیے تازہ زندگی کا سامان پہنچاتا رہتا ہے۔ آیات کا شانِ نزول اور ان کی تفسیر' احکام القرآن کی تشریح وتعیین' اجمال کی تفصیل' عموم کی تخصیص' سب علم حدیث کے ذریعہ معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح حامل قرآن محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت' حیات طیبہ' اخلاق وعادات مبارکہ' آپ ﷺ کے اقوال وافعال' آپ ﷺ کے سنن ومستحبات اور احکام وارشادات اسی طرح علم حدیث کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں۔ اسی طرح خود اسلام کی تاریخ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال اور ان کے اعمال واقوال اور اجتہادات ومستنبطات کا خزانہ بھی اسی ذریعہ تک پہنچا ہے۔ اسی بنا پر اگر یہ کہا جائے اور صحیح ہے کہ اسلام کے عملی پیکر کا صحیح مرقع اسی علم کی بدولت مسلمانوں میں ہمیشہ کے لیے موجود وقائم ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت رہے گا۔ (مقدمہ تدوین حدیث' مولانا مناظر احسن گیلانیؒ)

قرآن کی اصل حیثیت متن کی ہے اور سنت مطہرہ اس کی شارح ہے:

نبی ﷺ کا کام محض کلام الٰہی کو لوگوں تک پہنچا دینا نہیں تھا بلکہ اس کی تبیین وتشریح بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی وضاحت فرمائی ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ۝۴۴﴾ (النحل)

''یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل کیا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کریں۔ شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔''

یہ آیت کریمہ اس بات کو واضح کرتی ہے کہ آپ ﷺ کی ذمہ داری یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات میں غور وفکر کر سکیں' ہدایت کی راہ پر گامزن ہوں اور فلاح دارین حاصل کریں۔

مسلمانوں نے آغاز اسلام سے لے کر آج تک اس ۱۴۰۰ سو سالہ تاریخ میں قرآن مجید کے بعد حدیث نبوی کو اپنے سینے سے لگائے رکھا اور اس کی پوری طرح حفاظت کی اور اس علم حدیث کی ایسی خدمت کی جس کی مثال نہیں پیش کی جا سکتی اور ہر دور میں مسلمانوں نے اس پر ایمان رکھا کہ شریعت اسلامی کے دو ہی سرچشمے ہیں۔

حدیث کی تشریعی حیثیت:

قرآن وحدیث کا ربط معلوم کر لینے کے بعد اس بارے میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ حدیث کی حیثیت صرف تشریعی حیثیت ہے کیونکہ احادیث کا تمام ذخیرہ قرآن حکیم کا بیان اور اس کی شرح ہے۔ پس اگر قرآن کی حیثیت تشریعی ہے تو اس کے بیان کی حیثیت بھی تشریعی ہونی چاہیے۔ یہی عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک تمام امت اسلامیہ کا ہے۔ قرین مجید اپنے ماننے والوں سے مطالعہ کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل کو وہ عین دین سمجھیں اور نبی ﷺ کے ہی طرز زندگی کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ طریقہ حیات تسلیم کریں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝۳۱﴾ (ال عمران)

''آپ کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ ''یہ آیت کریمہ ان تمام لوگوں کے خلاف دلیل ہے جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور طریقہ محمدی پر گامزن نہیں ہوتے۔ جب تک آدمی اپنے تمام اقوال وافعال میں شرع محمدی کی اتباع نہیں کرتا وہ اللہ کی محبت میں کاذب ہوتا ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا حکم نہ ہو وہ مردود ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر: ۱/۵۲۰)

حدیث قرآن کی ہی شرح ہے:

قرآن مجید باوجود اپنی جامعیت اور جملہ علوم ضروریہ پر حاوی ہونے کے زیادہ تر ایمان وعقائد اور اصول دین بیان کرتا ہے۔ اور قرآن مجید کی حیثیت ایک

بنیادی قانون اور دستور اساسی کی ہے۔ اس کو تفصیلی شکل دینا اور اس کی دفعات کی وضاحت کرنا دراصل حدیث کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام خود رسول اللہ کے سپرد کیا' قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (النحل)

''اور ہم نے آپ پر ذکر (قرآن) نازل کیا ہے تا کہ لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے آپ ان کے لیے کھول کر بیان کر دیجیے۔''

جو متن اپنے بیان کے مطابق خود محتاج شرح ہو تو بلاشبہ وہ متن بھی (باوجود اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے وہ) ضائع ہونے کے برابر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے اسلام نے کبھی بھی قرآن مجید کو حدیث سے آزاد ہو کر نہیں دیکھا۔ حافظ ابن عبدالبر قرطبی' جامع بیان العلم میں کہتے ہیں کہ امام اوزاعی نے امام مکحول سے نقل کیا ہے:

[الكتاب أحوج إلى السنة من السنة إلى الكتاب.]

''کتاب اللہ سنت کی اس سے کہیں زیادہ محتاج ہے جتنی کہ سنت کتاب اللہ کی محتاج ہے۔''

علامہ شاطبی اپنی کتاب ''الموافقات'' میں فرماتے ہیں:

[فكان السنة لمنزلة التفسير والشرح المعاني لمعاني أحكام الكتاب.]

''پس گویا سنت کتاب اللہ کے احکام کے لیے بمنزلہ تفسیر اور شرح ہے۔''

دوسری جگہ امام شاطبی فرماتے ہیں:

[ليس في السنة إلا وأصله في القرآن.]

''سنت میں ایسا کوئی بیان نہیں جس کی اصل قرآن مجید میں نہ ہو۔''

سنت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کا طرز عمل:

نبی اکرم ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دل وجان سے سنت پر عمل کرتے تھے' امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ اپنی کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں لکھتے ہیں:

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کوئی قانونی معاملہ آتا تو وہ قرآن مجید میں اس کا حل تلاش کرتے' اگر وہاں نہ ملتا تو سنت کی طرف رجوع کرتے' اگر سنت میں بھی نہ ملتا تو لوگوں سے دریافت کرتے کہ اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کا کسی کو علم ہے۔ بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کچھ لوگ بتا دیتے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس معاملے میں یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنت سے سند ملنے پر خوش ہو کر فرماتے تھے کہ ''اللہ کا شکر ہے جس نے ایسے لوگوں کو باقی رکھا ہے جن میں ہمارے نبی ﷺ کی سنتیں محفوظ ہیں۔'' سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں گورنروں کے فرائض میں انتظامی امور کے ساتھ دین اور سنت کی تبلیغ بھی تھی۔''

ائمہ اربعہ کا سنت کے بارے میں طرز عمل:

ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل) رحمہم اللہ نے بھی قرآن فہمی اور قانون کے مرحلہ میں سنت کو خاص اہمیت دی ہے۔

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ:

''اگر سنتیں نہ ہوتیں تو ہم میں سے کوئی بھی قرآن کریم کے فہم کو حاصل نہ کر سکتا۔''

امام دارالہجرہ مالک بن انسؒ:

''میں بشر ہوں مجھ سے کبھی خطا بھی سرزد ہو سکتی ہے اور کبھی درست بات بھی نکل جاتی ہے' میری رائے کو دیکھو اگر کتاب وسنت کے موافق ہو تو اس پر عمل پیرا ہو جاؤ اور اگر کتاب وسنت کے مطابق نہ ہو تو اس پر عمل نہ کرو۔''

امام محمد بن ادریس شافعیؒ:

''مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ جب کسی پر رسول اللہ ﷺ کی سنت واقع ہو جائے تو پھر کسی قول کی وجہ سے اس کو چھوڑنا جائز نہیں۔''

امام احمد بن حنبلؒ:

''جو شخص رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا رد کرتا ہے وہ بربادی کے کنارے پر ہے۔'' (فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر: ص ۹۸)

حدیث کے بغیر قرآن مجید کی بہت سی آیات کا مفہوم ومطلب تشنہ رہ جاتا ہے:

اگر حدیث نبوی کو پس پشت ڈال دیا جائے اور یہ پروپیگنڈا کیا جائے کہ ہمیں قرآن مجید ہی کافی ہے تو ایسا پروپیگنڈا کرنے والے جاہل ہیں' ان کا یہ اندازہ صحیح نہیں کیونکہ بہت سی آیات قرآنی کا مطلب حدیث نبوی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

﴿وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾ (الحجر)

''بلاشبہ ہم نے آپ کو سات آیات عطا کی ہیں جن کو نماز میں مکرر پڑھا جاتا ہے اور عظمت والا قرآن مجید عطا کیا ہے۔''

سبع مثانی سے سورہ فاتحہ مراد ہے۔ صحیح بخاری میں اس آیت کی تفسیر میں آپ ﷺ کے الفاظ ہیں:

[أم القرآن هي السبع المثاني والقرآن العظيم.]

''ام القرآن ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔''

(بخاری: التفسیر، باب قولہ ولقد اٰتینٰک سبعا من المثانی)

قرآن مجید میں متعدد ایسی آیات موجود ہیں جن کا مفہوم ومطلب حدیث نبوی کے بغیر سمجھا نہیں جا سکتا۔ ذیل میں چند آیات کو بطور حوالہ درج کیا جاتا ہے:

سورہ بقرہ: ۵۹' ۲۰۴' ۲۰۷' ۲۳۸' ۲۵۸' ۲۵۹

سورہ انفال: ۲' ۴۲..... سورہ النحل: ۲۳

سورہ التوبہ: ۴۰' ۴۹' ۵۸' ۱۰۸' ۱۱۸

سورہ الاحزاب: ۱۳' ۲۶' ۲۷

سورہ الاحقاف: ۱۰..... سورہ المجادلہ: ۱

سورہ التحریم: ۳..... سورہ عبس: ۱' ۲

اطاعتِ رسولؐ:

ارشاد ربانی ہے:

''ہم نے انہیں دلائل اور کتابوں کے ساتھ بھیجا اور ہم نے آپ کی جانب کتاب کو اُتارا تا کہ آپ لوگوں کے لیے اس شریعت کو بیان کریں جس کو ان کی طرف اُتارا گیا ہے اور تا کہ وہ سوچ سکیں۔'' (النحل: ۴۴)

یہی وجہ ہے کہ دور رسالت میں بھی اور اس کے بعد بھی نبی ﷺ کے قول وفعل کو اسی طرح واجب الاطاعت سمجھا گیا جس طرح کتاب اللہ کو اور دونوں (کتاب اللہ اور حدیث نبویؐ) کو وحی الٰہی تسلیم کیا گیا۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ

يُوحٰى ۝ (النجم)

''اور آپ اپنی خواہش سے گفتگو نہیں فرماتے' وہ تو صرف وحی ہے۔''

قرآن کریم میں متعدد آیات میں ''اطیعوا اللہ'' کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی بھی تاکید کی گئی ہے اور بہت سی آیات میں ''اطیعوا اللہ'' کے ساتھ ''اطیعوا الرسول'' کا بھی حکم ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾

''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (آل عمران)

ایک جگہ رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کہا گیا ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء 80)

''جس نے رسول کی اطاعت کی' تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

اس آیت کی تفسیر میں مولانا عبدالسلام بن محمد فرماتے ہیں:

''چونکہ نبی ﷺ اللہ کے رسول اور مبلغ ہیں اس لیے ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ نماز' روزہ حج' زکوٰۃ اور دوسرے شریعت کے احکام سب ایسے ہیں جنہیں آپ ﷺ کی توضیح کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں۔ لہٰذا قرآن مجید سمجھنے کے لیے کوئی شخص سنت سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت ہے۔ (تفسیر القرآن الکریم: ۱/۳۸۸)

آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

[مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ.]

''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔'' (مسلم)

ارشاد ربانی ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾ (النساء)

''تیرے پروردگار کی قسم! یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک کہ تجھ کو آپس کے اختلاف میں حکم نہ بنائیں۔ پھر وہ اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اس سے جو تو نے فیصلہ کیا اور اسے بخوشی تسلیم کریں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ ''کوئی آدمی اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اپنے تمام امور میں رسول اللہ ﷺ کو فیصل نہیں مان لیتا''..... اس لیے کہ آپ ﷺ کا فیصلہ وہ ربانی فیصلہ ہے جس کے برحق ہونے کا دل میں اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ لوگوں کا ظاہر باطن اسے تسلیم کرے اور اس کی حقانیت کے بارے میں شبہ باقی نہ رہے۔ (تیسیر الرحمن لبیان القرآن: ۱/۲۷۱)

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی ؒ لکھتے ہیں:

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ قرآن وسنت اور اجماع کے ذریعہ یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کو فرض کیا ہے۔ اوامر ونواہی میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ اس امت پر کسی کی اطاعت کو فرض قرار نہیں دیا۔ اسی لیے سیدنا ابوبکر صدیق ؓ فرمایا کرتے تھے کہ ''میں جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروں تم لوگ میری اطاعت کرو' اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو تم لوگ میری اطاعت نہ کرو۔

تمام علمائے امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی معصوم نہیں۔ اس لیے بہت سے ائمہ کرام ؒ نے کہا ہے کہ سوائے رسول اللہ ﷺ کے ہر آدمی کی کوئی بات لی جائے گی اور کوئی چھوڑ دی جائے گی۔ یہی وجہ تھی کہ فقہی مذاہب کے چاروں اماموں نے لوگوں کو ہر بات میں اپنی تقلید سے منع فرمایا۔'' (تیسیر الرحمن لبیان القرآن: ۱/۲۷۳)

حافظ ابن القیمؒ فرماتے ہیں:

اگر رسول کی اطاعت صرف احکام تک محدود رہے جو قرآن کریم میں صاف صاف موجود ہے تو پھر ''اطیعوا الرسول'' کی آیت کا کوئی مفہوم ہی نہیں رہتا۔ جب کہ یہ آیت چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسول کی اطاعت بھی ایک مستقل امر ہے۔ بیسیوں آیات میں اطاعت رسول کا علیحدہ حکم دیا گیا ہے' اس کا مطلب یہی ہے کہ اس کی براہ راست اطاعت کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے۔ اس لحاظ سے جو شخص رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتا۔ (بحوالہ ترجمان السنہ: ۱/۱۴۷)

کتابتِ حدیث:

منکرین حدیث کی طرف سے یہ اعتراض بھی اُٹھایا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث کی کتابت سے منع فرمایا تھا اور اس سلسلہ میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں:

[من كتب شيئا غير القرآن فليمحه.]

''جس نے قرآن مجید کے علاوہ کچھ اور لکھ لیا وہ اسے مٹا دے۔'' (مسلم)

علمائے کرام نے لکھا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم اس لیے دیا تھا کہ قرآن مجید کے ساتھ کسی اور چیز کی آمیزش نہ ہو جائے۔

جو لوگ اس بات کا پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ حدیث کی کتابت عہد رسالت میں نہیں ہوئی ایک تاریخی جھوٹ ہے۔ حدیث کی کتابت آپ ﷺ کی موجودگی میں ہوئی۔ بلکہ آپ ﷺ نے احادیث کے لکھنے کا حکم دیا۔ حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [الا ليبلغ الشاهد الغائب] ''جو لوگ حاضر ہیں وہ غیر حاضر لوگوں کو یہی احادیث پہنچا دیں۔'' اسی کا نام روایت حدیث ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا وہ مشہور خطبہ جو آپ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا تھا اس کے متعلق سیدنا ابوہریرہ ؓ کا بیان ہے:

''ابوشاہ یمنی نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ یہ خطبہ میرے لیے لکھوایا جائے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو حکم دیا کہ ابوشاہ کے لیے خطبہ لکھا جائے۔ چنانچہ خطبہ لکھا گیا اور ابوشاہ کے حوالہ کیا گیا۔'' (سنن ابی داود: باب کتابۃ العلم)

رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں بعض صحابہ کرام ؓ نے احادیث کے مجموعے مرتب کیے۔ مثلاً:

۱۔ کتاب الصادقۃ..... سیدنا عبداللہ بن عمرو ؓ نے مرتب کیا۔ (سنن دارمی: ص ۶۸)

۲۔ کتاب عمرو بن حزم (الترغیب والترہیب مترجم: ۱/۱۶۶)

۳۔ کتاب الصدقۃ..... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں زکوٰۃ کے مسائل کے متعلق ایک کتاب لکھوائی تھی جو مکمل ہو چکی تھی لیکن آپ ﷺ اس کو عاملوں کے پاس بھیجنے سے پہلے رحلت فرما گئے۔ اس کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی آخر تک عمل کیا۔ (جامع بیان العلم ۱/۷۱)

صحابہ کرام میں سیدنا علیؓ، سیدنا انس بن مالکؓ، سیدنا وائل بن حجرؓ، سیدنا جابر بن عبداللہؓ، سیدنا سعد بن عبادہؓ، سیدنا سمرہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے احادیث کے مجموعے مرتب کیے تھے۔

تابعین عظام میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہمام بن منبہؒ (یمنی) نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ کر احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا۔ جو ''صحیفہ ہمام بن منبہ'' کے نام سے مشہور ہے اور مسند احمد بن حنبل میں تمام کا تمام شامل ہے۔ یہ صحیفہ ڈاکٹر حمید اللہ حیدر آبادی کی تحقیق وتخریج اور تنقیح سے پہلی بار حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ احادیث کی تعداد (۱۳۸) ہے۔

تدوین حدیث:

پہلی صدی ہجری کے اختتام تک اسلام عرب سے باہر عجم کے بہت سے ملکوں پر حکمران تھا اور لوگ کثرت سے دین اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ نئے مسائل اور نئے حالات سے مسلمانوں کو سابقہ تھا۔ اس وقت فوری ضرورت تھی کہ حدیث وسنت کے سرمایہ کو جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین سے منتقل ہوتا چلا آ رہا تھا مدون کیا جائے اور جو علم محدثین کے سینوں اور منتشر صحیفوں میں تھا محفوظ کیا جائے۔ ادھر وہ مبارک ہستیاں جنہوں نے براہ راست رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے احادیث سنی تھیں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے وجود سے بزم عالم خالی ہو رہی تھی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ۹۹ھ میں منصب خلافت پر فائز ہوئے جن کی ذات سراپا اسلام کا اعجاز تھی اور اللہ کی قدرت کی ایک نشانی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ روافض، خوارج، اور قدریہ وغیرہ نئے نئے فرقے سر اٹھا رہے ہیں جو دین اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لیے حدیث وسنت کی باقاعدہ تدوین کی ضرورت ہے۔

چنانچہ انہوں نے قاضی ابوبکر بن حزم جو کہ بہت بڑے اور بلند پایہ محدث تھے اور اس وقت کے مدینہ منورہ کے گورنر تھے، ان کو حدیث کی تدوین کی طرف توجہ دلائی اور ان کو لکھا:

[انظر ما كان من حديث رسول الله ﷺ فاكتبه لي فإني خفت دروس العلم وذهاب العلماء.]

''نبی اکرم ﷺ کی جو حدیثیں تم کو ملیں ان کو تحریری شکل میں لے آؤ۔ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ علم مٹ جائے گا اور علماء رخصت ہو جائیں گے۔'' (بخاری)

گورنر مدینہ کے علاوہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنی حکومت کے دوسرے گورنروں کے نام بھی سرکلر جاری کیا۔ حافظ ابونعیم اصبہانیؒ اپنی کتاب تاریخ اصبہان میں لکھتے ہیں:

[كتب عمر بن عبدالعزيز إلى الآفاق، انظروا حديث رسول الله ﷺ واجمعوا.]

''عمر بن عبدالعزیزؒ نے دور دور ملکوں کو یہ حکم بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو تلاش کر کے جمع کرو۔''

(مقدمہ تعلیق المجد: ص ۱۴)

چنانچہ تمام گورنروں اور علماء کرام نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے اس فرمان کی تعمیل کی۔ حافظ ابن عبدالبر قرطبیؒ نے اپنی کتاب ''جامع بیان العلم وفضلہ'' میں امام ابن شہاب زہریؒ کا قول نقل کیا ہے:

[أمرنا عمر بن عبدالعزيز لنجمع السنن فكتبناها دفترا دفترا فبعث إلى كل أرض له عليها سلطان دفترا.]

''ہم کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سنن کے جمع کرنے کا حکم دیا، ہم نے دفتر کے دفتر لکھوا ڈالے پھر انہوں نے ہر اس زمین کو جہاں ان کی حکومت تھی ایک دفتر بھیج دیا۔''

منکرین حدیث کی طرف سے یہ اعتراض کہ حدیث کی تدوین کا کام زمانہ نبوی سے ایک سو پچاس سال بعد ہوا، ان کا یہ اعتراض مخالفت برائے مخالفت کے اصول پر مبنی ہے۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ اپنے ایک مکتوب بنام مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ تحریر فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کے اس فقرے کے معنی کہ ''حدیث کی تدوین ہجرت کے ڈیڑھ سو برس بعد ہوئی'' اس کا مقصد یہ ہے کہ تصنیف وتالیف اور کتاب کی حیثیت ہیں ورنہ محض تحریر وکتابت کی حیثیت سے زمانہ نبوی ہی میں اس کی جمع وتحریر کا آغاز ہو چکا تھا۔'' (مکتوبات سلیمانی، مکتوب نمبر ۸۱، ص ۱۲۲)

مولانا محمد اسحاق سندیلوی رحمہ اللہ اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

''تحقیق یہ ہے کہ تدوین حدیث کا کام خود نبی کریم ﷺ کے زمانہ سے شروع ہو چکا تھا۔ خلفائے راشدین کے دور میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور کوئی زمانہ بھی ایسا نہیں گذرا جس میں یہ سلسلہ کلیتاً منقطع ہو گیا ہو۔'' (ماہنامہ الفرقان، ذی قعدہ: ۱۳۷۵، ص ۳۷)

مولانا عبدالسلام ندویؒ سابق رفیق دارالمصنفین اعظم گڑھ لکھتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں فن حدیث مدون ہو چکا تھا اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے انہی اجزاء کو ایک مجموعے کی شکل میں جمع کیا۔''

(اسوہ صحابہ: ۲/۳۱۰)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا کام کتابت حدیث کا آغاز کرنا نہیں تھا۔ بلکہ تحریری اور زبانی روایات کو تلاش کر کے تمام ممالک اسلامیہ کے حدیثی ذخیرہ کو یک جا جمع کرنا تھا۔ اور تدوین حدیث کا جو کام اب تک انفرادی اور شخصی طور پر ہو رہا تھا اس کو قومی اور ملی پیمانے پر کرنا آپ کا مقصد تھا۔

تیسری سالانہ محفل حسن قراءت کانفرنس

دارالحدیث اوکاڑا میں مؤرخہ 9 نومبر بروز سوموار بعد نماز عشاء تیسری سالانہ محفل حسن قراءت وعظمت قرآن کانفرنس زیر سرپرستی استاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ (لاہور) منعقد ہو رہی ہے جس میں معروف قراء تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت مولانا پروفیسر عبدالرزاق ساجد (فیصل آباد) کا عظمت قرآن پر خطاب ہوگا۔ ان شاء اللہ!

الداعی عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث جناح روڈ اوکاڑا

سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

یمن سے تاجروں کا ایک قافلہ مکہ کی طرف رواں دواں تھا۔ قافلے میں بڑی تعداد میں اونٹ' گھوڑے اور خچر تھے۔ ان پر مختلف اشیاء لدی ہوئی تھیں۔ موسم خاصا گرم تھا۔ قافلے والے عموماً صبح سویرے سفر کرتے اور جب دن روشن ہو جاتا اور سورج کی شدت کی وجہ سے سفر کرنا مشکل ہو جاتا تو وہ کسی مناسب جگہ پڑاؤ ڈال دیتے۔ قافلے کی منازل پہلے سے مقرر تھیں۔ ان کو خوب معلوم تھا کہ دوران سفر پانی کہاں سے ملتا ہے اور انہیں رات کہاں بسر کرنا ہے۔ صحرا کی راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں' اس لیے قافلے اکثر اوقات رات کے اندھیروں میں سفر کرتے۔ وہ ستاروں سے رہنمائی لیتے تھے۔ ان کے آباء واجداد صدیوں سے یہ سفر کرتے چلے آ رہے تھے۔ جیسے جیسے مکہ قریب آتا جا رہا تھا' تاجر اپنے اذہان میں پروگرام ترتیب دے رہے تھے کہ اس بار انہیں کیا کچھ خریدنا ہے اور کس کے پاس اپنی چیزیں فروخت کرنا ہیں۔ وہ اس مرتبہ اپنے تصور میں بہت زیادہ منافع کی توقع لیے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"آل یاسر صبر اختیار کرو' تمہاری وعدے کی جگہ جنت ہے۔" (طبقات ابن سعد: ۳/۱/۱۷۸)

اس قافلے میں تین افراد ایسے بھی تھے جن کو تجارت سے کوئی غرض نہ تھی' نہ تو ان کے پاس سامان تجارت تھا' نہ وہ کسی منافع کے لیے سفر کر رہے تھے۔ یمن سے یاسر بن عامر اور ان کے دو بھائی حارث اور مالک اپنے گمشدہ چوتھے بھائی کی تلاش میں نکلے تھے۔ ایک مدت پہلے ان کا بھائی گھر سے نکلا' پھر عرصے تک اس کی کوئی خبر نہ ملی تو بھائیوں نے اس کی تلاش میں مختلف جگہوں پر رابطہ کیا مگر ناکامی ہوئی۔ مکہ مکرمہ اس زمانے میں عربوں کا بہت بڑا مرکز تھا۔ مختلف علاقوں کے تاجر یہاں اکٹھے ہوتے تھے۔ کسی نے انہیں مشورہ دیا یا خود ان کے اپنے ذہن میں آیا کہ ہوسکتا ہے ان کا بھائی مکہ میں مل جائے' چنانچہ یہ تینوں بھائی اس قافلے کے شریک سفر ہو گئے۔ پھر وہ دن آیا کہ قافلہ مکہ کے قریب پہنچ گیا۔ لوگوں میں غیر معمولی جوش وخروش تھا۔ ادھر قریش بھی قافلے کے منتظر تھے' تاکہ جب قافلہ مکہ مکرمہ میں داخل ہو تو اس کا والہانہ استقبال کیا جائے۔ ان کی رہائش اور خورد ونوش کا پہلے سے بندوبست ہو چکا تھا۔ قافلے والے سفر کی تکان بھول کر خرید وفروخت میں مشغول ہو گئے۔ بڑے بڑے تجار کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ جیسے ہی قافلہ آئے اس سے اہم اشیاء فوراً خرید لی جائیں۔ پھر قریشی اور یمنی آپس میں گھل مل گئے۔ کوئی خرید رہا ہے تو کوئی بیچ رہا ہے۔ مگر یاسر اور اس کے بھائی اپنے کام میں لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی کو تلاش کرنا شروع کیا۔ مکہ کی وادیوں اور بازاروں کے علاوہ جہاں جہاں کسی نے بتایا وہ وہاں تک پہنچے اور اپنے بھائی کو ڈھونڈتے رہے مگر ان کے بھائی کو نہ ملنا تھا نہ ملا۔ ہر دن کا سورج ان کے لیے امید کی نئی کرن لے کر آتا مگر شام ڈھلے ان کی امیدیں بھی غروب ہو جاتیں۔

قافلے کی واپسی کا وقت ہو چکا تھا' تاجروں نے اپنا اپنا سامان باندھنا شروع کیا۔ یاسر اور اس کے بھائی اپنے مشن میں ناکام ہو چکے تھے انہوں نے واپسی کا سوچنا شروع کیا۔ تینوں بھائی اکٹھے ہوئے تاکہ واپسی کی تیاری کریں' انہیں خیال آ رہا تھا کہ ہمارے اہل وعیال اور رشتہ دار یمن میں ہمارے منتظر ہوں گے۔ اچانک یاسر نے اعلان کیا: "میرا یمن واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ مجھے مکہ بہت پسند آیا ہے' اب میں یہیں قیام کروں گا۔" اسے بیت اللہ کا قرب وجوار اور ہمسائیگی بڑی اچھی لگی۔ اس کے بھائیوں نے واپسی پر ہر چند اصرار کیا مگر اس کا فیصلہ اٹل تھا۔ حتی کہ وہ دن آ پہنچا جب قافلہ یمن روانہ ہوا اور یاسر نے اپنے بھائیوں کو ہمیشہ کے لیے الوداع کہہ دیا۔

یاسر مکہ میں اکیلا تھا' اس کا کوئی قبیلہ یا خاندان نہ تھا جو مشکل وقت میں اس کا ساتھ دیتا۔ اس زمانے کا دستور یہ تھا کہ جو شخص یا قبیلہ باہر سے آتا تو مکہ کے کسی معزز آدمی یا بڑے خاندان کی کفالت میں آ جاتا یا ان سے معاہدہ کر لیتا تاکہ اگر کوئی اس پر ظلم یا زیادتی کرے تو وہ بڑا آدمی اس کا دفاع کر سکے۔

اس زمانے میں زندگی صرف طاقتور کے لیے تھی' جو لوگ غرباء' فقراء' مساکین یا غلام تھے ان کی زندگی بڑے اور طاقتور لوگوں کی مرہون منت تھی۔ یاسر نے بھی قریش کے ایک بڑے خاندان بنومخزوم کی کفالت حاصل کر لی۔ بنومخزوم کا ایک اہم فرد ابوحذیفہ بن مغیرہ تھا۔ یاسر کا اس کے ساتھ معاہدہ ہو گیا کہ وہ اس کا سرپرست ہو گا۔ ابوحذیفہ کی ایک لونڈی تھی جس کا نام سمیہ بنت خیاط تھا۔ وہ بہت اچھے اخلاق وکردار کی مالک' مہربان اور وفادار خاتون تھیں۔ اسی خاتون سے سیدنا یاسر کی شادی ہو گئی۔ سیدنا یاسر نے محنت مزدوری شروع کر دی۔ پھر اللہ نے سمیہ کی گود ہری کر دی۔ ان کے ہاں بیٹا ہوا جس کا نام انہوں نے عمار رکھا۔ کچھ عرصے بعد دوسرا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا۔ اب یہ گھرانہ چار افراد پر مشتمل تھا اور بنومخزوم کی کفالت میں ان کی زندگی بڑے اچھے طریقے سے بسر ہو رہی تھی۔ وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ بچے جوان ہوتے چلے گئے۔

اچانک مکہ مکرمہ میں ایک اعلان ہوا' جس نے سب کو چونکا دیا۔ ایک ہاشمی نوجوان نے جو اپنی بے مثل شرافت' حسن کردار' صداقت اور امانت میں بڑا معروف تھا' اعلان نبوت کر دیا اور آہستہ آہستہ لوگ اس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ زیادہ وقت نہیں گزرا کہ مکہ کے سنجیدہ طبقے کی ایک معقول تعداد نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ مشرکین نے ان کی بھرپور مخالفت شروع کر دی۔ جو اسلام قبول کرتا اس کا ناطقہ بند کر دیا جاتا۔ خصوصاً کمزوروں' ناتوانوں اور فقیروں کی تو زندگی ہی اجیرن کر دی گئی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے صفا پہاڑی پر واقع دارارقم کو اپنی دعوت کا مرکز بنا لیا۔ یہ گھر بنومخزوم سے تعلق

رکھنے والے ارقم بن ابی الارقم کا تھا۔ نئے مسلمان ہونے والے اسی جگہ کا رخ کرتے۔ یہ مسلمانوں کا خفیہ مرکز تھا۔ ایک دن دوپہر کے وقت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بھی دارارقم کی طرف کشاں کشاں جا رہا تھا۔ وہ مکہ والوں کے ردعمل سے خوب واقف تھا۔ مگر حق کی آواز تو اس کے دل کی آواز تھی۔ محمد ﷺ کی دعوت جو فطرت کی دعوت تھی' اس سے وہ کیسے دور رہ سکتا تھا؟ عمار نے اپنے دائیں بائیں نظر دوڑائی کہ کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا اور پھر وہ دبے پاؤں آگے بڑھا۔ دارارقم کے قریب پہنچا تو اچانک اسے صہیب بن سنان رومی نظر آئے۔ یہ بھی مکہ میں اجنبی تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن جدعان کی کفالت میں سونے کا کاروبار شروع کیا ہوا تھا اور آہستہ آہستہ خاصے مالدار ہو گئے تھے۔ مگر ان کا بھی کوئی قبیلہ یا بڑا خاندان نہ تھا۔ یہ بھی سیدنا عمار کی طرح غریب الوطن تھے۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا' ہاتھ ملایا' پھر عمار پوچھنے لگے: صہیب! تم کہاں جا رہے ہو؟ اس سے پہلے کہ صہیب اس سوال کا جواب دیتے' الٹا انہی نے سوال کر دیا: عمار! تم بتاؤ تم کہاں جا رہے ہو؟

میں تو محمد ﷺ کے پاس جانا اور ان کی باتیں سننا چاہتا ہوں۔ سیدنا عمار نے جواب دیا۔ میں بھی انہی کے پاس جا رہا ہوں۔ سیدنا صہیب نے سرگوشی کی۔

دونوں نے گرمجوشی سے آپس میں پھر ہاتھ ملایا کیونکہ دونوں کی منزل اور مراد مشترک تھی۔ اب دونوں دوست دارارقم میں اکٹھے داخل ہوتے ہیں۔

ان کا استقبال کائنات کی سب سے افضل اور اعلیٰ شخصیت نے کیا۔ وہ ان کو عقیدۂ توحید بتا رہے تھے۔ رب کی پہچان کرا رہے تھے۔ اسلام کی خوبیاں اُجاگر کر رہے تھے اور تھوڑی ہی دیر بعد دونوں کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر رہے تھے۔

دونوں نے وہ دن اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں گزارا' ان سے بہت کچھ سیکھا۔ اپنے سینوں کو ایمان کی روشنی سے منور کیا۔ شام ہوئی تو چھپتے چھپاتے وہاں سے نکل آئے۔

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے اپنے والدین کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی۔ ان کے لیے یہ دعوت کوئی نئی چیز نہ تھی۔ مکہ کا ہر شخص اس انقلابی دعوت سے آگاہ ہو چکا تھا اور یہ دونوں میاں بیوی سلیم الفطرت تو پہلے ہی سے تھے' بیٹے کی بات پر انہوں نے لبیک کہا اور فوراً اسلام قبول کر لیا۔ توحید کی خوشبو چھپی نہیں رہ سکتی۔ تھوڑے ہی عرصے میں لوگوں کو معلوم ہونا شروع ہو گیا کہ آلِ یاسر نے اسلام قبول کر لیا ہے اور پھر ایک دن بنومخزوم کے سرکردہ افراد نے پوچھا: کیا تم لوگ بھی صابی ہو گئے ہو؟ انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ یہ اعتراف کوئی چھوٹا جرم نہ تھا۔ فوراً ہی اس کی سزا ملنے لگی۔ مار پیٹ' گالیاں اور تنگ کرنا تو معمولی بات تھی۔ وہ جتنا ظلم کر سکتے تھے اس میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی گئی۔ وادیٔ بطحا میں جب سورج کی گرمی سے مکہ تپ رہا ہوتا' آلِ یاسر پر کوڑے برسائے جاتے۔ ان کو پانی سے محروم رکھا جاتا۔ گرم زمین پر لٹا کر زنجیروں سے باندھ دیا جاتا۔ ان سے ایک ہی مطالبہ تھا کہ محمد ﷺ کا ساتھ چھوڑ دو۔ مگر جیسے جیسے ان کا ظلم بڑھتا چلا گیا آلِ یاسر کا ایمان پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا گیا۔

آلِ یاسر صبر کرتے ہیں مگر بنومخزوم کے ظلم وستم میں مزید اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک دن نوبت یہ آگئی کہ سیدنا یاسر اس عذاب کو برداشت نہ کر سکے۔ وہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے جوار رحمت میں پہنچ گئے۔

ایک دن سیدنا یاسر' سیدہ سمیہ اور بیٹے عبداللہ اور عمار زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کا جرم صرف یہ ہے کہ انہوں نے اکیلے رب کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مان لیا ہے۔ سیدنا یاسر بن عامر رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں: [الدہر ہکذا] ''زمانہ ایسا ہی ہوتا ہے۔'' اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی حالت زار دیکھی۔ ان کے جسم سے بہتا ہوا خون دیکھا' وہ لاچار' بے یار ومددگار انتہائی بے بسی کی حالت میں ظالموں کے ہاتھوں مار کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے عرش والے رب کی طرف نگاہ دوڑائی اور زبان اقدس سے یہ الفاظ نکلے:

[اِصْبِرُ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِآلِ يَاسِرَ. وَقَدْ فَعَلْتَ.]

''صبر کرو' پھر گویا ہوئے: اے اللہ! آلِ یاسر کو بخش دے اور یقیناً تو نے بخش دیا ہے۔''

ایک اور روایت میں اس طرح ہے:

[اَبْشِرُوْا اٰلَ يَاسِرَ! فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ.]

''آلِ یاسر! تمہارے لیے بشارت اور خوشخبری ہو کہ اللہ کی جنت تمہارا ٹھکانہ ہے۔''

مظلوم آلِ یاسر نے یہ خوشخبری سنی تو ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو گیا کہ خود ناطق وحی نے ان کو جنت کی بشارت دی ہے۔ یہ دنیا کا عذاب تو محض چند روزہ ہے۔ ظلم ڈھانے والے آخر کتنا ظلم کر لیں گے' مگر جنت کی خوشبو! واہ واہ! سبحان اللہ! اس کے کیا کہنے۔ آلِ یاسر صبر کرتے ہیں مگر بنومخزوم کے ظلم وستم میں مزید اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور ایک دن نوبت یہ آگئی کہ سیدنا یاسر اس عذاب کو برداشت نہ کر سکے۔ وہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے جوار رحمت میں پہنچ گئے۔ ان کے فرزند عبداللہ بھی مار کھاتے کھاتے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا تو ان کی لونڈی تھیں۔ ابوجہل کے مسلسل ظلم کا نشانہ بننے والی بوڑھی خاتون بھلا کب تک سختیاں برداشت کرتی۔ ایک دن بدبخت ابوجہل نیزہ لے آیا اور بولا: محمد کو چھوڑ دو یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کے سامنے تو آخرت تھی۔ وہ دین حنیف سے ایک لمحے کے لیے بھی دستبردار ہونے کو تیار نہیں تھی۔ ابوجہل نے نیزے سے سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کی شرمگاہ پر وار کیا۔ سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا تڑپ کر گریں اور اپنے رب کے حضور پہنچ گئیں۔ اس نے اپنے رب کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اُسے پورا کر دکھایا۔ اس نے ایک اعلان کیا تھا کہ میرا رب اللہ ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کی تھی۔ اس طرح اسلام کی راہ میں قربان ہو جانے پر اس خاتون کو اسلام کی پہلی شہید خاتون ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا اپنی جان کی قربانی دے کر اپنے رب کے حضور چلی گئیں اور رہتی دنیا تک کائنات کی تمام مسلمان خواتین کے لیے یہ پیغام چھوڑ گئیں:

جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اب اس چھوٹے سے گھرانے میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ ہی باقی رہ گئے ہیں۔ ان کے والدین اور بھائی ان کی آنکھوں کے سامنے اپنی جانیں دین حق کی راہ میں

قربان کر چکے ہیں۔ اب ان کی باری آتی ہے۔ ان پر مختلف قسم کے عذاب آزمائے جا رہے ہیں۔ مطالبہ کیا گیا ہے کہ محمد ﷺ کے بارے میں کچھ ایسے کلمات کہہ دو جو ہمیں پسند ہیں اور ہمارے بتوں کے لیے بھی کچھ خیر کے کلمات کہہ دو۔

انسان کتنا ہی جری کیوں نہ ہو مگر جب ظلم اور جبر کی انتہا ہو جاتی ہے تو وہ کبھی مجبور بھی ہو جاتا ہے۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو سخت تشدد کے بعد پانی میں ڈبکیاں دی گئیں تو انہوں نے نیم بے ہوشی کے عالم میں اپنی زبان سے بتوں کے بارے میں کلمۂ خیر کہہ دیا اور ان کا دوسرا مطالبہ بھی پورا کر دیا۔ ظالموں نے ان کی جان چھوڑ دی۔ ہوش آیا' سوچا' یہ میں نے کیا کہہ دیا! اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں ایسے کلمات' بتوں کے بارے میں کلمۂ خیر' آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے سیدنا عمار اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: عمار! پیچھے کیا معاملہ ہوا؟ عرض کیا: [شر یا رسول اللہ!] ''اللہ کے رسول! مجھ سے بڑا غلط کام سرزد ہو گیا۔ ان ظالموں نے مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک آپ کے بارے میں میری زبان سے چند غلط کلمات اور اپنے بتوں کے لیے کلمۂ خیر نہیں کہلوا لیا۔''

اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا کہ والدین اور بھائی کی جدائی کا غم سہنے والا عمار اپنے ضمیر پر بوجھ لیے پھر رہا ہے۔ اس کو تو مجبور کر دیا گیا تھا۔ وہ اپنی زبان سے ایسے کلمات ہرگز نہیں نکالنا چاہتا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے سوال کیا:

[فكيف تجد قلبك؟]

''(یہ کلمات کہنے کے بعد) تمہارے دل کی کیا کیفیت ہے؟''

جواب دیا: [مطمئن بالايمان]

''دل تو حالتِ ایمان پر مطمئن ہے۔''

اللہ تعالیٰ کو اپنے اس بندے پر پیار آ گیا کہ اس کا تو کوئی قصور نہیں اور پھر سیدنا جبریل امین وحی لے کر آ جاتے ہیں:

''جس نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد کفر کیا اس پر اللہ کا غضب اور عذاب عظیم ہے لیکن جسے مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اس پر کوئی گرفت نہیں۔'' (النحل:۱۰۶)

ظلم کی ہر اندھیری رات کے بعد روشن صبح بھی تو طلوع ہوتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ آہستہ آہستہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ طیبہ جا رہے ہیں۔ ایک دن سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بھی مکہ کی سرزمین چھوڑ کر مدینہ طیبہ جا پہنچے۔ یہ شہر امن کا گہوارہ ہے۔ کچھ دنوں بعد اللہ کے رسول ﷺ بھی تشریف لے آتے ہیں۔ مدینے پہنچ کر پہلا کام مسجد نبوی کی تعمیر کا تھا۔ بنو نجار کے محلے میں دو یتیم بچے سہل اور سہیل جو سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی کفالت میں تھے' ان سے زمین خرید لی گئی۔ یوں اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کو سبق دے رہے ہیں کہ مسلمان چاہے کسی بھی جگہ جائیں

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ساری زندگی اللہ کے رسول ﷺ کے ایک اطاعت گزار غلام کی حیثیت سے گزار دی۔ تمام غزوات میں وہ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ رہے۔

اپنا گھر بعد میں بنائیں پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کا گھر آباد کریں۔ مہاجرین اور انصار کے لیے منادی اعلان کر رہا ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر کرنا ہے۔ رضا کاروں کی ضرورت ہے۔ آیئے! مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں۔ پھر چشم فلک نے دیکھا کہ بنی نوع انسان کی سب سے اعلیٰ شخصیت خود عملی طور پر مسجد کی تعمیر میں حصہ لے رہی ہے۔ صحابہ نے دیکھا کہ ان کے قائد' ان کے رہنما' ان کے رسول خود اپنے دست مبارک سے پتھر اٹھا رہے ہیں تو وہ دیوانہ وار آگے بڑھتے ہیں اور مسجد کی تعمیر میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ایک صحابی نے اپنے ساتھیوں کو متوجہ کیا اور کہا:

لَئِنْ قَعَدْنَا وَالنَّبِيُّ يَعْمَلُ
لَذَلِكَ مِنَّا الْعَمَلُ الْمُضَلَّلُ

''ہم بیٹھے رہیں اور نبی علیہ السلام کام کرتے رہیں' اب ہمارا بیٹھے رہنا بڑا ناروا عمل ہے۔''

ادھر مسلمانوں نے اس کے جواب میں کہا:

اَللّٰهُمَّ! اِنَّنِي الخير خَيْرُ الْاٰخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

''اے اللہ! کامیابی تو صرف آخرت ہی کی کامیابی ہے۔ اے اللہ! انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔''

سیدنا علی اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما یوں رجز پڑھ رہے ہیں:

لَا يَسْتَوِي مَنْ يَعْمُرُ الْمَسَاجِدَ
يَدْأَبُ فِيهِ قَائِمًا وَقَاعِدًا
وَمَنْ يَرَى عَنِ التُّرَابِ حَائِدًا

''وہ شخص جو اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں مسجد کی تعمیر میں مصروف رہتا ہے اور وہ آدمی جو مسجد بنانے میں کوئی حصہ ہی نہیں لیتا ان دونوں کا درجہ کبھی برابر نہیں ہو سکتا۔''

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بھی دوسرے صحابہ کے ساتھ پتھر لے لے کر آ رہے ہیں۔ یہ قوی الجسم تھے۔ دوسروں نے ایک پتھر اٹھایا ہوا ہے اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے دو پتھر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے رحم بھری نظروں سے اپنے پیارے صحابی کی طرف دیکھا۔ یہ کتنا وفادار ہے! اور پھر پیشین گوئی فرما:

[وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ.]

یہاں ''ویح'' کا مفہوم رحمت اور ترحم کے معنوں میں ہے کہ ''عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔''

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ساری زندگی اللہ کے رسول ﷺ کے ایک اطاعت گزار غلام کی حیثیت سے گزار دی۔ تمام غزوات میں وہ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ رہے۔ اللہ کے رسول ﷺ بھی تو اپنے ساتھیوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ یہ محبت یکطرفہ نہ تھی۔ بلکہ آپ ﷺ تو اپنی پوری امت کے خیر خواہ اور غم خوار تھے۔ **آپ کو ایک ادنیٰ صحابی سے بھی بڑی محبت تھی اور یہ تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ تھے جن کا پورا خاندان اسلام پر بے دریغ قربان ہو گیا اور پھر ایک روز اپنے اس پیارے صحابی کو اللہ کے رسول ﷺ نے یہ اعزاز بخشا:**

[إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي. وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ. وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ عَمَّارٍ، وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ.]

''میں نہیں جانتا کہ میں کب تک تمہارے درمیان رہوں گا۔ تم لوگ میرے بعد دو شخصیات ابوبکر اور

عمر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کرنا اور عمار کے موقف کو مضبوطی سے پکڑنا جب عبداللہ بن مسعود تمہارے روبرو کوئی بات بیان کریں تو اس کی تصدیق کرنا۔''

جب اللہ کے رسول ﷺ وفات پا گئے تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بھی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح بے حد غم زدہ ہوئے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو تھمتے ہی نہ تھے۔ یہ مسلمانوں پر بڑا مشکل دور تھا۔ بہت سارے قبائل مرتد ہو گئے۔ بعض نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اس وقت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی استقامت اور عبقریت کی وجہ سے یہ فتنہ دب گیا۔ انہوں نے مختلف محاذوں پر مجاہدین کو بھیجا جنہوں نے کامیابیاں حاصل کیں۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما اس فوج کے ہراول دستوں میں شامل رہے۔

جنگ یمامہ میں سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما شریک تھے۔ گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی' یہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے:

[یا معشر المسلمین! امن الجنۃ تفرون؟ انا عمار بن یاسر، ہلم إلیّ۔]

''مسلمانو! کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو؟ ادھر آؤ! میں عمار بن یاسر ہوں۔''

چنانچہ فوج کے دستے ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑے اور شدید جنگ کے بعد مجاہدین اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ایک میدان جنگ سے دوسرے میدان جنگ میں منتقل ہوتے رہے۔ ہر میدان میں داد شجاعت دیتے رہے۔ قادسیہ کی جنگ اسلامی تاریخ میں بڑی اہم ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں پر مزید فتوحات کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما اس اہم جنگ میں بھی شریک تھے اور پھر وہ دن بھی آیا جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ انہوں نے اہل کوفہ کو خط لکھا:

[إنی قد بعثت إلیکم عمار بن یاسر أمیرا، و ابن مسعود معلما ووزیرا، وقد جعلت ابن مسعود علی بیت مالکم، وہما من النجباء من اصحاب محمد ﷺ من اہل بدر فاسمعوا لہما واطیعوا]

''میں آپ لوگوں کی طرف عمار بن یاسر کو امیر بنا کر اور عبداللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں اور میں نے ابن مسعود کو ناظم بیت المال بھی مقرر کیا ہے۔ یہ دونوں بڑے کریم النفس اور اونچے لوگ ہیں۔ یہ محمد ﷺ کے وہ ساتھی ہیں جنہوں نے بدر میں شرکت کی۔ ان کے احکامات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔''

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں ایک بھرپور زندگی بسر کی اور بالآخر سن ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے ۹۴ برس کی عمر میں ابوالغادیہ المزنی کے ہاتھوں خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے بالکل اوائل میں اسلام قبول کیا۔ بعض روایات میں ہے کہ اس وقت تک صرف چار یا پانچ آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ تمام صحابہ کو ان کی اس فضیلت کی خوشخبری مل چکی تھی کہ دوسرے لوگ تو اکیلے اکیلے جنت میں جائیں گے مگر آل یاسر کا سارا گھرانہ اکٹھا جنت میں جائے گا۔ ان کے کانوں میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک ابھی تک گونج رہا تھا:

[أبشروا آل عمار، وآل یاسر، فإن موعدکم الجنۃ]

''اے خاندان یاسر! صبر سے کام لو تمہارا ٹھکانا اللہ کی جنت ہے۔''

علاج بالغذا

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے — وہاں تک چاہیے بچنا دوا سے
اگر خوں کم بنے' بلغم زیادہ — تو کھا گاجر' چنے' شلغم زیادہ
جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا — اگر ضعف جگر ہے کھا پپیتا
جگر میں ہو اگر گرمی کا احساس — مربہ آملہ کھا یا انناس
اگر ہوتی ہے معدہ میں گرانی — تو پی لے سونف یا ادرک کا پانی
تھکن سے ہوں اگر عضلات ڈھیلے — تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے
جو دکھتا ہو گلا نزلے کے مارے — تو کر نمکین پانی کے غرارے
اگر ہو درد سے دانتوں کے بے کل — تو انگلی سے مسوڑھوں پر نمک مل
جو طاقت میں کمی ہوتی ہو محسوس — تو مصری کی ڈلی ملتان کی چوس
شفا چاہیے اگر کھانسی سے جلدی — تو پی لے دودھ میں تھوڑی سی ہلدی
اگر کانوں میں کچھ تکلیف ہووے — تو سرسوں کا تیل پھائے سے نچوڑے
اگر آنکھوں میں پڑ جاتے ہوں جالے — تو دکھنی مرچ گھی کے ساتھ کھا لے
تپ دق سے اگر چاہیے رہائی — بدل پانی کے گنا چوس بھائی
دمہ میں یہ غذا بے شک ہے اچھی — کھٹائی چھوڑ کھا دریا کی مچھی
اگر تجھ کو لگے جاڑے میں سردی — تو استعمال کر انڈے کی زردی

یوم عاشوراء اور اسوۂ نبوی ﷺ

تحریر: جناب مولانا وصی اللہ مدنی

حرمت والے مہینوں میں سے ایک مہینہ محرم الحرام ہے جو ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے' اس مہینے کی رفعت وعظمت اور فضیلت کے پیش نظر ہر مسلمان مرد اور عورت کو اس کا ادب واحترام ویسے ہی کرنا چاہیے جیسا کہ شافع محشر' ساقی کوثر نبی رحمت سیدنا محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ کیونکہ تمام اعمال کی قبولیت کا انحصار اتباع سنت ہی پر موقوف ہے۔ اس کے برعکس ہر وہ کام جو اسوۂ نبوی کے خلاف ہوگا وہ لائق اعتبار نہیں' بلکہ مردود ہوگا جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

[مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.] (متفق علیہ)

''جس نے ایسا کام کیا جس کی بابت ہمارا حکم نہیں' پس وہ مردود ہے۔''

یوم عاشوراء سے مراد:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرت سعید بن مسیب' حضرت حسن بصری' امام مالک' امام احمد' امام اسحاق اور دیگر بیشتر علماء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک یوم عاشوراء سے مراد دس محرم ہے۔ (نیل الاوطار/مسلم) اور یہی قول میرے نزدیک راجح ہے۔

صوم عاشوراء کی اہمیت وفضیلت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

[أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ.] (بخاری ومسلم)

''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے ماہ محرم کے روزے ہیں جو کہ اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات (تہجد) کی نماز ہے۔''

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشوراء کے روزے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ.] (مسلم)

''پچھلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔'' (صحیح الترغیب والترہیب: ۱/ ۵۹۳)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کسی ایک دن کو دوسرے دنوں پر فوقیت دیتے ہوئے اس کے روزہ کا قصد کرتے ہوں سوائے یوم عاشوراء کے اور سوائے ماہ رمضان۔'' (بخاری' الصوم: ۱۱۳۲)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ.]

''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ رکھوں گا۔'' (مسلم: فضل صوم المحرم: ۱۱۳۶)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[صُومُوا التَّاسِعَ وَالعَاشِرَ وَخَالِفُوا اليَهُودَ.]

''نو اور دس محرم کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔'' (الترمذی)

فوائد:

[لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ.]

''اس حدیث کے محدثین نے دو مفہوم بیان کیے ہیں۔''

① اس سے آپ ﷺ کی مراد یہی تھی کہ یوم عاشوراء کے روزہ کے لیے دس کی بجائے نو کا روزہ مقرر کر دیا جائے۔

② آپ ﷺ دس کے ساتھ نو کا روزہ بھی مقرر فرمانا چاہتے تھے مگر آپ ﷺ کسی بھی صورت کو متعین کرنے سے پہلے وفات پا گئے' لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ نو اور دس دونوں کا روزہ رکھا جائے۔'' (فتح الباری: ۴/ ۲۷۳)

[صُومُوا التَّاسِعَ والعاشِرَ وخالِفُوا اليَهُودَ.]

اس روایت کی وجہ سے امام شوکانی فرماتے ہیں کہ

''جو شخص دس محرم کا روزہ رکھنا چاہے اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ نو محرم کا بھی روزہ رکھ لے۔'' (السیل الجرار: ۲/ ۱۴۸)

صوم عاشوراء کی مشروعیت وابتدائی:

صحیح احادیث نبویہ کی روشنی میں صوم عاشوراء کی مشروعیت اور اس کی اہمیت وفضیلت ثابت ہے۔ سب سے پہلے عاشوراء کا روزہ سیدنا موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے رکھا تھا اور جب ہمارے نبی ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے اور آپ کو یہ بتایا گیا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی اقتداء اور پیروی میں یہودی عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے اس دن کو روزہ رکھا اور اپنے اصحاب کو روزہ رکھنے کا تاکیدی حکم صادر فرمایا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ پھر ان سے اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا: [ما هٰذا اليوم الذي تصومونه؟] ... تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ بہت بڑا دن ہے' اسی دن اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی تھی' فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تھا۔ چنانچہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ شکرانے کے طور پر رکھا تھا' اس لیے ہم لوگ اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

[فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.]

''پھر تو ہم لوگ تم سے زیادہ موسیٰ کی اس سنت پر عمل کے حق دار اور بہتر بھی ہیں۔'' چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا۔ (بخاری)

صوم عاشوراء کی شرعی حیثیت:

ابتدائے اسلام میں صوم عاشوراء واجب تھا' پھر

جب رمضان فرض قرار دیا گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اختیار دے دیا کہ جو چاہے یہ روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''عاشوراء کا دن وہ دن تھا کہ جس دن قریش زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھتے تھے' اس کے بعد جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو بھی آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس کے روزہ کا حکم بھی دیا' اس کے بعد جب رمضان کے مہینہ کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوا تو آپ ﷺ نے رمضان کے مہینہ کا روزہ رکھا اور عاشوراء کے دن روزہ چھوڑ دیا' اس طرح جس نے چاہا اس دن کا روزہ رکھا اور جس نے چاہا نہیں رکھا۔'' (بخاری)

محدث العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی فرماتے ہیں:

[واتفق العلماء على ان صوم يوم عاشوراء الآن سنة وليس بواجب]

''علماء اس بات پر متفق ہیں کہ عاشوراء کا صوم اب سنت ہے واجب نہیں۔''

حاصل کلام یہ ہے کہ جن ایام اور مہینوں میں نفلی روزے رکھنا مستحب ہے ان میں ایک مہینہ محرم الحرام بھی ہے اس ماہ میں کثرت سے روزہ رکھنا چاہیے' البتہ یوم عاشوراء کا روزہ ان میں سب سے زیادہ مؤکد ہے' تاہم فرض نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں جو نبی اکرم ﷺ کا یہ فعل بیان کیا گیا ہے کہ ''جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ ﷺ نے عاشوراء کا روزہ ترک کر دیا۔ اس سے مراد واجبی اور حتمی طور پر روزہ رکھنا چھوڑ دیا' استحباباً آپ ﷺ سے اس دن کے روزہ رکھنے کا ثبوت ہے۔ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے:

[هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكْتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ.] (معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ۶/۳۵۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عاشوراء کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس دن کا روزہ فرض تو نہیں کیا البتہ میں تو آج روزہ سے ہوں اور جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔''

محرم کی کس تاریخ کو روزہ رکھا جائے:

ہمارے نبی محمد ﷺ سے صرف دس محرم کا روزہ رکھنا ثابت ہے البتہ یہود و نصاریٰ کی مخالفت کی خاطر یہ کہا تھا کہ اگر میں بقید حیات رہا تو آئندہ سال نو محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔ لیکن آپ کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی کہ آپ ﷺ انتقال کر گئے۔ زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ نو اور دس محرم دونوں کا روزہ رکھا جائے لیکن اگر کوئی شخص صرف نو محرم کا روزہ رکھنا چاہے تو بھی درست ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے۔

علاوہ ازیں جس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عاشوراء کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو [وَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا وَبَعْدَهُ يَوْمًا.] (مسند البزار) اس سے پہلے ایک دن (یعنی نو محرم) یا اس کے بعد ایک دن (یعنی گیارہ محرم) کا روزہ رکھو۔''

اس حدیث کو بعض علماء نے ضعیف کہا ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اور داود بن علی دونوں راوی ضعیف ہیں اور محدثین نے ان کے حفظ و ضبط کے بارے میں کلام کیا ہے اور ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد مدنی حفظہ اللہ نے اپنی کتاب زاد الخطیب (۱/۸۰) میں اس حدیث کی سند کی بابت شیخ احمد شاکر کا حکم [اسنادہ صحیح] نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

''اس حدیث کے پیش نظر بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ جو شخص نو کا روزہ نہ رکھ سکے وہ دس محرم کا روزہ رکھنے کے بعد یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرنے کے لیے گیارہ محرم کا روزہ رکھ لے۔''

صوم عاشوراء کے مراتب:

امام ابن القیمؒ اور حافظ ابن حجرؒ نے صوم عاشوراء کے تین مراتب بیان کیے ہیں:

① **سب سے ادنیٰ مرتبہ:** یہ ہے کہ صرف دس محرم کا روزہ رکھا جائے۔

② **دوسرا مرتبہ:** یہ ہے کہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ رکھا جائے۔

③ **سب سے کامل مرتبہ:** یہ ہے کہ ان دونوں کے ساتھ گیارہ محرم کا روزہ بھی رکھا جائے۔ (فتح الباری: ۴/۲۸۹)

بقیہ: اللہ پوچھے گا.....!

کو مسخ کر دیا جاتا ہے تو دوسری جانب قرآن و حدیث کے واضح احکامات اور سنت نبوی ﷺ تک کو متنازعہ بنانے یا انکار تک کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی۔ یہ آج کے سیکولر ہوتے پاکستان کے نرالے رنگ ہیں کہ جو اب مزید واضح ہوتے جا رہے ہیں۔ اب بھلا روشن خیال بنتے پاکستان میں مذہبی احکامات، شریعت کے اصول و ضوابط اور دینی اقدار و روایات کی گنجائش کہاں بنتی ہے۔ یہاں کے صاحب اقتدار حلقوں اور معاشرے کی باگ ڈور سنبھالتے ایوانوں کا پختہ عزم ہے کہ روشن خیالی کی راہ میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی جبکہ دینی معاملات اور مذہبی روایات و اقدار کے حوالے سے یہی فیصلہ ہے کہ ''اللہ پوچھے گا۔''

بقیہ: ماہِ محرم اور اس کے تقاضے

اور بعض لوگ مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں کہ:

① جو دس محرم کو اپنے اہل و عیال پر فراخی کرے گا سال بھر اسے تنگی نہیں آئے گی۔

② جو دس محرم کو آنکھوں میں سرمہ ڈالے گا سال بھر اس کی آنکھیں نہیں دکھیں گی۔

③ دس محرم کے دن پانی کی ٹونٹیوں سے زمزم برآمد ہوتا ہے۔

④ بعض لوگ دس محرم کو قبروں پر نئی مٹی ڈالتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بہت کچھ..... یہ سب بے ثبوت باتیں ہیں جن کا کوئی اصل دین میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!

عظمت صحابہ کانفرنس

جامع مسجد قباء اہلحدیث شریف پورہ حافظ آباد میں عظمت صحابہ کانفرنس بتاریخ 5 نومبر 2015ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد ہو گی۔ جس میں مولانا قاری محمد حنیف ربانی' علامہ طارق محمود یزدانی (گجرات) مولانا سمیع اللہ ساجد (شیخوپورہ) اور مولانا نصر اللہ شاکر (ڈنگرانوالی) خطابات فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: مرکزی جمعیت واہلحدیث یوتھ فورس شریف پورہ حافظ آباد

اللہ پوچھے گا!

تحریر: پروفیسر حفیظ عاصم

سپریم کورٹ میں کسی بھولے پاکستانی نے رٹ دائر کر دی کہ سود کو ختم کیا جائے۔ بیچارے نے کہیں آئین پاکستان کی کچھ ایسی شقیں پڑھ لی ہوں گی کہ جن میں اس ملک میں کچھ بھی خلاف شریعت نہیں ہوسکتا وغیرہ' کا تذکرہ ہوگا۔ وہ تو بھلا ہو سپریم کورٹ کے معزز جج صاحبان کا کہ جنہوں نے پہلی ہی پیشی میں اس کی طبیعت صاف کر دی۔ اگر کیس چل پڑتا تو بحث بھی لمبی ہو جاتی۔ ملک میں روشن خیالی پھیلاتے میڈیا کا وقت ضائع ہوتا۔ فضول قسم کی بحثیں کی جاتیں۔ کچھ مولویوں کو ٹاک شوز میں بلانا پڑتا جس سے ٹی وی چینلز کی سکرین واقعی دھندلا سی جاتی۔ بھلا یہاں کون ٹی وی کو وعظ و نصیحت سننے کے لئے دیکھتا ہے۔ معزز جج نے انتہائی دلچسپ اور معنی خیز جملے ارشاد فرمائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ''ہم سپریم کورٹ کے باہر مدرسہ کھول کر سود کے خاتمے کا درس نہیں دے سکتے'' جبکہ دوسرا جملہ اس سے بھی دلچسپ تھا کہ ''جو لوگ سود نہیں لینا چاہتے نہ لیں، جو لے رہے ہیں انہیں اللہ پوچھے گا۔''

واقعی سپریم کورٹ نے اس معاملے میں تو کمال ہی کر دیا۔ سب سے پہلے تو ان لوگوں کے دماغ کا خلل دور ہو جانا چاہیے کہ جو آئین میں لکھی اسلامی شقوں کو قابل عمل سمجھے بیٹھے ہیں۔ دوسری بات یہ بھی واضح ہوگئی کہ اس ملک کے اعلیٰ ترین ایوانوں میں دین سے متعلق معاملات کو کس قدر ''سنجیدگی'' سے لیا جاتا ہے۔ اب کون سمجھائے کہ اس ارض پاکستان میں دینی حوالے سے سنگین ترین اقدامات کو بھی جرم نہیں سمجھا جاتا۔ اسی لئے تو ملک کا میڈیا مادر پدر آزاد ہے۔ پردے پر طالبہ کو داخلہ دینے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ تھوڑے سے بھی دینی رجحان پر شدت پسند ہونے کا لیبل لگا کر سائڈ لائن کر دیا جاتا ہے' اسی خوف سے بہت سے مذہبی گھرانوں کے افراد بھی ہر جگہ خود کو روشن خیال ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں عید کے مذہبی تہوار پر ڈانس ہوتے ہیں اور نئی فلمیں نمائش کے لئے پیش ہوتی ہیں۔ رمضان المبارک کا تقدس کوئز شوز کی چمک دمک اور ہلے گلے کی نذر کرنا ٹھیک ہے جبکہ قربانی کی عید پر جانوروں کے ساتھ ماڈلز کی کیٹ واک کرا کے رنگ بھرا جاتا ہے۔ اب ایسے میں کوئی یہ کہے کہ ''اللہ کے ساتھ جنگ'' قرار دیئے گئے سود کو ممنوع قرار دیا جائے یا ہمارے دینی اقدار، ثقافت و روایات کی دھجیاں اڑاتی روشن خیالی اور فحاشی کو روکا جائے تو اسے کیا کہا جا سکتا ہے؟

سپریم کورٹ کے فیصلے نے ایک اور بات بھی واضح کر دی ہے کہ سود خوری سے روکنا یا رکنا صرف اور صرف ''مدرسے'' والوں کا مسئلہ ہے۔ گویا معاشرے کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا' یہ صرف مسجد و مدرسہ کی چار دیواری میں قید لوگوں کی خواہش ہے۔ اسی طرح ایک اور کمال کا اصول یہ بھی سامنے آیا ہے کہ جو جرم کرنا چاہے اسے خود ہی اللہ پوچھے گا۔ یعنی جو چوری نہیں کرتا نہ کرے جو کرتا ہے اسے ''اللہ پوچھے گا''۔ کیسا کمال کا اصول ہے کہ جرائم کے بارے میں یہ کہہ دیا جائے کہ جو کرے گا اسے ''اللہ پوچھے گا''۔ اب کوئی مانے یا نہ مانے کہ ہمارا پیارا ملک خوب ترقی کر رہا ہے' یہ ترقی اور کسی شعبے میں ہو یا نہ ہو البتہ دینی معاملات کے حوالے سے خوب ہوئی ہے۔ ہمارا معاشرہ اس نہج پر جا رہا ہے کہ جہاں دینی روایات، مذہبی شعائر کو جہاں ایک طرف تفریح کی نذر کر کے ان کی روح

باقی صفحہ نمبر 19 پر

پرعزم نوجوان!

وطن عزیز کو پر عزم جوانوں کی ضرورت ہے
اسلام کی سربلندی ہو' جن کا مقصدِ حیات
حسنِ خلق سے دوسروں کے دلوں میں' جو بنا لیں اپنا مقام
دختران ملت کی جو عصمتوں کے رکھوالے ہوں
مظلوموں' دکھ درد کے ماروں کا جو سہارا بن جائیں
ضرورت ہے وطن کو' امن و آشتی کے متوالوں کی
سرزمین پاک سے جو برائیوں کو یکسر مٹا ڈالیں
دین حقہ کی ترویج و توسیع میں جو زندگیاں نچھاور کر دیں
جن کے جذبہ ایمانی کے خوف سے دشمن تھرا جائیں
رزم حق و باطل میں سرفروشی کی جو مثالیں کریں قائم
ذکرِ الٰہی کو جو بنا لیں اپنا شعار صبح و شام
عابر وطن کی ناؤ کو جو بچا لائیں طوفانوں کی زد سے
طوفانوں سے جو ٹکرا جائیں' قہر مانوں کی ضرورت ہے
دین مصطفیٰؐ کو' ایسے پاسبانوں کی ضرورت ہے
ایسے نیک صفت' مخلص شیریں بیانوں کی ضرورت ہے
قوم کو ایسے با حیا' انسانوں کی ضرورت ہے
وطن کو ایسے روشن ضمیر' مہربانوں کی ضرورت ہے
فضائے وطن میں سکھ چین کے پیغام رسانوں کی ضرورت ہے
ایسے عشاقانِ دین اور دیوانوں کی ضرورت ہے
شمع محمدیؐ کے ایسے پروانوں کی ضرورت ہے
وطن کی سرحدوں کو ایسے نگہبانوں کی ضرورت ہے
ملتِ بیضا کو ایسے پہلوانوں کی ضرورت ہے
خالق کائنات کو ایسے ثنا خوانوں کی ضرورت ہے
قوم کو ایسے با ہمت کشتی بانوں کی ضرورت ہے

جناب: محمد اسحاق عابر (ملتان)

چمنستان حدیث

مصنف جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ

تحریر: جناب پروفیسر مولا بخش محمدی

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کی علمی، ادبی اور تاریخی شہرت علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ فن سوانح نگاری اور تذکرہ نگاری سے دلچسپی رکھنے والے احباب مولانا موصوف کے علمی کارہائے نمایاں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ موصوف ساٹھ سال سے دین حنیف اور اردو ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔ تبحر علمی کے ساتھ بلند اخلاقی، وسعت ظرفی، مروّت وملنساری، خوش گفتاری، مثالی حافظہ اور لکھنے کے خوبصورت سلیقہ نے ان کی تحریروں کو جاندار بنا دیا ہے۔ موصوف بلند پایہ انشاء پرداز اور اس کے اسرار ورموز سے خوب شناسا ہیں۔ انہوں نے جملہ علمی اصناف تراجم، تصنیفات، تالیفات، تحقیقی وعلمی مقالات، اخباری اداریے، کتابوں پر تعارف وتبصرہ، تحقیقی کتب پر نظر ثانی، ترتیب وتبویب، مقدمات اور ایڈیٹنگ کے علاوہ تین عشرہ تک ریڈیو ٹی وی پر مؤثر تقاریر کی ہیں۔

وہ جب کسی دلربا شخصیت کی باغ وبہار زندگی کا ذکر خیر چھیڑتے ہیں تو اس میں دور تک کئی ضمنی تذکرے بھی سمٹ آتے ہیں، جو خود معلومات کا بحر بیکراں، احساسات وجذبات کا طوفان لیے اختصار وجامعیت کو بھی موضوع کی حد بندی سے باہر نہیں جانے دیتے۔ وہ اپنے موضوع سے ہٹے بغیر معلومات کا بیش بہا خزانہ قاری تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنے مضمون کے نظم وربط کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ انہوں نے اتنی کثیر کتب لکھ کر اشاعت دین، علم وادب، تاریخ وسوانح میں ایک نام کمایا ہے اور ادب عربی اور اردو زبان کو بیش بہا سرمایہ دیا ہے۔

مولانا اسحاق بھٹی کی طرز نگارش میں تکلف کی جگہ سنجیدگی، سلیقہ ووقار کی فراوانی کے ساتھ ساتھ شگفتگی، شائستگی، سادگی اور سلاست بھی پائی جاتی ہے۔ ان کے ہاں جو کوئی تصویر ذہن میں ابھر آتی ہے اسے جوں کا توں صفحہ قرطاس کی زینت بنا دیتے ہیں۔ ان کی کتب میں ان کے مشاہدات وتاثرات، حقائق ومعارف نہ صرف دلچسپ ومؤثر ہوتے ہیں بلکہ قاری کے لیے انتہائی سبق آموز بھی ہوتے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''چمنستان حدیث'' میں فاضل مصنف نے ثابت کیا ہے کہ ہمارے اسلاف علمائے عظام اور داعیان نے اپنے عہد میں حق گوئی، جرأت وبے باکی کے ساتھ کٹھن حالات میں بھی کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کیا۔ ہمارے اسلاف میں خوف خدا، اخلاص، توکل، تفقہ فی الدین، بصیرت وبصارت کے ساتھ بلند نگاہی اور بلند کرداری کے اوصاف حمیدہ موجود تھے۔ وہ ہر امتحان میں کامیاب اور ثابت قدم رہے۔ بلاشبہ چمنستان حدیث تذکرہ نگاری اور حقائق بیانی کا حسین مرقعہ ہے۔ لائق مصنف کی دیگر کتب کی طرح اس کتاب میں بھی سلف صالحین، علمائے حق کے محض قصص وواقعات ہی نہیں بلکہ سیاسی وسماجی، اقتصادی اور معاشی تذکرے بھی جگہ جگہ عبرت وموعظت، پند ونصیحت کا بحر بیکراں لیے ہوئے ہیں۔ لائق مصنف نے کئی مقامات پر اسلام کے خلاف بادِ مخالف کے جان لیوا جھونکوں، جاہ پرست سیاستدانوں، مصلحت کوشیوں کے مظاہر پر بڑا بھرپور نقد کیا ہے۔

جیسا کہ ''چمنستان حدیث'' میں برصغیر پاک وہند اور بنگلہ دیش کے علمائے سلف کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں کہ وہ اپنے وقت کے بوریہ نشین اور درویشان خدا تھے جنہوں نے زندگی کے ہر موڑ پر اپنے آپ کو اشاعت کتاب وسنت کے لیے وقف کر رکھا تھا، اس کتاب میں ایسے ایک سو کے قریب غازیان حق کے حالات زندگی ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں، جن سعادت مندوں میں سے پندرہ کا تو براہ راست حضرت شیخ الکل میاں سید نذیر حسین دہلویؒ اور ۱۳۳ ایسے اصحاب علم وفضل تھے جنہوں نے حضرت میاں صاحب کے شاگردوں یا ان میں سے کچھ نے بعد کے اساتذہ ذی وقار سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا۔ ان میں سے کئی ایسے خوش نصیب باسعادت بزرگان حق بھی ہیں جو بفضل خدا تا ہنوز زندہ وسلامت تعلیمی، تدریسی، تبلیغی اور تصانیفی خدمات جلیلہ مختلف مقامات پر ادا کر رہے ہیں جبکہ ان کا سلسلہ مبارکہ شاگردی کا آگے چل کر بالآخر حضرت میاں صاحبؒ کے تلامذہ رشید سے جا ملتا ہے۔

بہرحال ''چمنستان حدیث'' کے آخری حصہ میں دور جدید کے پرآشوب ماحول میں طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزما ہونے والے موحدین اصحاب علم وفضل کا تذکرہ بھی شامل ہے۔

فاضل مصنف نے کتاب میں مرحومین کا تذکرہ لطیف بترتیب تاریخ وفات اور موجودین حضرات کا تعارف بترتیب تاریخ ولادت کے تحت کیا ہے۔

کتاب میں حضرت میاں صاحب کے جن پندرہ شاگردوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں حضرت حافظ محمد لکھوی، مولانا محی الدین، مولانا عبدالرحمٰن لکھوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالواحد غزنوی وغیرہم جیسے صاحب دعوت وعزیمت اور اصحاب علم وفضل شامل ہیں۔

بہرحال کتاب ''چمنستان حدیث'' میں موجود علمائے عظام کے گل ہائے رنگ رنگ اپنی دلفریب مہک اور بھینی بھینی خوشبو سے چمنستان حیات کو معطر کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی اور ایمان وایقان کی دولت سے مالا مال کرے۔ آمین!

''چمنستان حدیث'' سلسلہ تاریخ اصحاب الحدیث میں، برصغیر میں اہل حدیث کی آمد، برصغیر میں خدام القرآن، دبستان حدیث، گلستان حدیث کی پانچویں خوبصورت کڑی ہے۔ بلاشبہ یہ حضرات خوش قسمت تھے جنہیں بھٹی صاحب کی جاندار تحریروں نے اہل علم سے متعارف کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جادہ حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کتاب کو بھی مکتبہ قدوسیہ نے دیگر کتب کی طرح خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے، یہ کتاب تاریخ اہل حدیث کی دل آویز داستان اور ہر لائبریری کی ضرورت ہے۔

درس قرآن وحدیث

جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث محلہ قدّانی پورہ علی پور روڈ حافظ آباد بتاریخ 28 اکتوبر بروز بدھ بعد نماز عشاء درس قرآن وحدیث حضرت مولانا محمد نصر اللہ شاکر (خطیب ڈھینگر انوالی حافظ آباد) ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

رابطہ: محمد شمشاد سلفی: 0344-6573820

سانحہ منیٰ کے حوالہ سے کراچی میں سیمینار

منیٰ واقعہ پر ایرانی میڈیا کا منفی پروپیگنڈہ اور حکومت کا غیر ذمہ دارانہ کردار قابل افسوس ہے۔ مولانا علی محمد ابوتراب

پاکستان کے عوام اور ادارے ہر مشکل گھڑی میں سعودی عرب کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔ مفتی یوسف قصوری

ایرانی حکومت کو منیٰ حادثہ کو سیاسی رنگ دینے اور اقوام متحدہ لے جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسد اللہ بھٹو

مسلمانوں کے مرکز کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو منہ توڑ جواب دیں گے۔ انس مدنی

کراچی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا ہے کہ ملت اسلامیہ پر سعودی عرب کے بے شمار احسانات ہیں لیکن منیٰ واقعہ پر ایرانی میڈیا کا منفی پروپیگنڈہ اور حکومت کا غیر ذمہ دارانہ کردار قابل افسوس ہے۔ جب کہ مقامی میڈیا کے مخصوص طبقے اور اینکر پرسنز غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے حقائق کے منظر عام پر آنے سے پہلے ہی ایرانی پروپیگنڈے کا حصہ بن گئے۔ سانحہ منیٰ کے حوالے سے چینلز اور ان کے اینکر پرسنز کی جانب سے جھوٹی تصاویر پیش کر کے ملک میں مذہبی امن وامان کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی۔ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی جانب سے سانحہ منیٰ کے حوالے سے منعقد کیے جانے والے سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا کہ حالیہ حج کے انتظام وانصرام کے لیے ۲ لاکھ افراد' ۴۸ ہزار خیمہ بستیاں' شہری دفاع کے لیے ۲۸ ہزار اہلکار' ۵۵۵ ایمبولینس' ۱۸ ہیلی کاپٹر' ۵ ہزار بیڈ پر مشتمل ہسپتال قائم کیے گئے تھے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سعودی حکومت بلا تعصب تمام حجاج کرام کے لیے بہترین انتظامات کرتی ہے' لیکن سانحہ منیٰ کو سیاسی رنگ دے کر ایران نے اپنی ازلی دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ جامعہ بنوریہ الاسلامیہ کے مدیر مفتی محمد نعیم نے کہا ہے کہ ایران میں خمینی انقلاب کے بعد ہی سعودی عرب سمیت عرب دنیا میں حادثات وسانحات کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔

پاکستانی احسان فراموش قوم نہیں ہیں۔ سعودی عرب نے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیا۔ سب جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ یہود ونصاریٰ کے زیر اثر ہے' انہوں نے کبھی بھی مسلمان ممالک کی مدد وحمایت نہیں کی۔ ایران کس منہ سے اس مسئلے کو اقوام متحدہ میں لے کر گیا؟ حج دنیا کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے جس کے انتظام وانصرام میں سعودی عرب نے کسی قسم کی کسر اٹھا نہیں رکھی جس کی مثال نہیں ملتی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ کے امیر مفتی محمد یوسف قصوری نے کہا ہے کہ سعودی عرب میں تحقیقات کا نظام پوری دنیا کے مقابلے میں نسبتاً منصفانہ اور شفاف ہے۔ وہاں کوئی بھی شخص جرم کرنے کے بعد قانون کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔ سانحہ منیٰ کے بعد تحقیقات کیے بغیر ہی الزامات اور ناقص انتظامات کا واویلا کر کے سعودی عرب کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرنا غیر اخلاقی وغیر منصفانہ ہے۔ ہر مسلمان کو یہ سمجھنا ہوگا کہ سعودی عرب میں انتشار پھیلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں جو عالم اسلام کا مرکز ومحور ہے۔

ملت اسلامیہ کے خلاف گھناؤنی سازشیں کرنے والے عناصر یہ بات سمجھ لیں کہ پاکستان کے عوام اور ادارے ہر مشکل گھڑی میں سعودی عرب کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔ جماعت اسلامی کے رہنما اسد اللہ بھٹو نے کہا کہ سانحہ منیٰ کے حوالے سے سعودی شاہ سلمان کا خود احتساب کے لیے پیش کیا جانا قابل تعریف ہے۔ ایرانی حکومت کا منیٰ حادثہ کو سیاسی رنگ دینے اور اقوام متحدہ لے جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایرانی حکومت اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرے۔ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کے مدیر اعلیٰ شیخ ضیاء الرحمن نے کہا کہ حادثہ کے دوران ہی ایران کی جانب سے سعودی عرب کے خلاف ردعمل کے طور پر ہرزہ سرائی شروع کر دی گئی۔ یوں تو ایران' امریکہ اور اسرائیل کے خلاف نعرے لگاتا ہے لیکن حاجیوں کو پیش آنے والے حادثہ کے بعد ایران انہی دشمن ممالک کے سامنے اس معاملے کو لے جانے کے لیے سرگرم ہو گیا۔

خادم الحرمین شریفین سے اظہار یکجہتی کے طور پر عربی میں ایک نظم بھی پڑھی گئی۔ جماعۃ السنہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ اشرف قریشی نے کہا کہ اسلامی دنیا میں پیش آنے والے حادثات کو بنیاد بنا کر شیطان لابیاں مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ سعودی عرب کو ایسے دشمن عناصر سے ہوشیار رہنا ہوگا جو عالم اسلام کے مرکز میں انتشار پھیلانے کے لیے سرگرم ہیں۔ خدمت امت فاؤنڈیشن کے رہنما شہزاد سلفی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب میں پیش آنے والے حادثے کے پیچھے یقیناً ایرانی ہاتھ ملوث ہیں۔

قاری خلیل الرحمن جاوید نے کہا کہ تمام مسالک کے علماء کو مشترکہ طور پر لائحہ عمل طے کرنا ہوگا۔ انہوں نے سعودی شاہ سلمان سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

جماعت غرباء اہلحدیث کے رہنما مولانا انس مدنی نے کہا کہ سب جانتے ہیں کہ کون عالم اسلام کو فتنوں سے دوچار کر رہا ہے۔ پاکستان کے عوام عازمین حجاج کو پیش آنے والے حادثہ پر ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور تمام سنی علماء ہر موقع پر سعودی عرب کے ساتھ ہیں۔ مسلمانوں کے مرکز کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو منہ توڑ جواب دیں گے۔ انصار السنہ کے رہنما نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایران عالم اسلام کے اتحاد کا علمبردار ہے تو سعودی عرب میں سازشوں سے باز رہے۔

علامہ محمد ابراہیم طارق نے بھی خطاب کیا' مولانا عبدالکریم عابد نے کہا کہ سانحہ منیٰ پر ایرانی ردعمل امت میں انتشار پھیلانے کی سازش ہے۔ ایران اسے سیاسی رنگ دینے سے باز رہے اور امت کے اتحاد کو توڑنے کی بجائے اتحاد واتفاق پیدا کرنے کے لیے کردار ادا کرے۔ جامعہ الستاریہ الاسلامیہ کے مدیر مولانا محمد سلفی نے کہا کہ ہم ایمان اور اسلام کی بنیاد پر سعودی عرب کا ساتھ دیتے رہیں گے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کراچی کے امیر مولانا افضل سردار نے سیمینار میں میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کا انتخاب

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کا درج ذیل انتخاب عمل میں آیا:

امیر..... مولانا عبدالہادی العمری صاحب (برمنگھم) **ناظم اعلیٰ**..... مولانا حبیب الرحمٰن حبیب صاحب (گلاسگو)

ناظم مالیات..... حاجی محمد امجد وڑائچ صاحب (لیسٹر)

یاد رہے! مولانا شعیب احمد میرپوری صاحب نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر انتخاب میں حصہ نہیں لیا۔ اجلاس نے ان کی دینی، جماعتی اور علمی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ دریں اثناء پروفیسر سینیٹر ساجد میر صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے)، ایڈیشنل سیکرٹری جنرل رانا محمد شفیق خاں پسروری اور مدیر اعلیٰ مجلّہ ''اہل حدیث'' لاہور جناب بشیر انصاری نے جہاں نئی قیادت کو مبارکباد دی ہے وہاں ان سے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ وہ پہلے جس حکمت عملی پر عمل پیرا رہے اب بھی اسی حکمت عملی کو جاری رکھیں گے۔ ہم ان کے لیے دعا گو ہیں اور ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

منیٰ ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے مؤثر انتظامات کیے جائیں گے۔ سعودی وزیر

فیصل آباد..... اس سال 12 لاکھ سے زائد پاکستانی عمرہ کی سعادت حاصل کریں گے جس کا آغاز 15 نومبر سے ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار سعودی عرب کے وزیر حج ڈاکٹر حمزہ بندر الحجار نے ایسوسی ایشن آف ایشین حجاج کے کنوئیر حافظ شفیق کاشف کے ساتھ ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ رواں برس عمرہ سیزن میں ویزا پروسس سسٹم کو تیز ترین بنانے اور زائرین کی نقل وحرکت کو مانیٹر کرنے سفری سہولتوں کو پائیدار بنانے اور رہائش گاہوں کو محفوظ اور آرام دہ بنانے کے لیے عمرہ کمپنیوں پر کڑی شرائط رکھی جائیں گے ڈاکٹر حمزہ نے کہا کہ پرائیویٹ حج اسکیم کے انتظامات سرکاری اسکیم سے بہتر اور پرائیویٹ حج کے زائرین کی تربیت کا نظام بھی بہتر تھا انہوں نے کہا کہ پاکستانی شہدا حجاج اکرام کی زیادہ تعداد سرکاری اسکیم کی ہے جن کے پاس اپنی کوئی شناختی علامت تک نہ تھی جبکہ پرائیویٹ ٹورز آپریٹرز اور ان کی ایسوی ایشن نے اپنے حاجیوں اور ان کے عزیز واقارب کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا انہوں نے کہا کہ منیٰ حادثہ اتفاقیہ تھا ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے موثر انتظامات کیئے جائیں گے اور اس سلسلہ میں سعودی حکومت اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہے حافظ شفیق کاشف نے درخواست کی کہ پاکستان کے عمرہ اور حج کوٹہ میں اضافہ کیا جائے اور سرکاری اسکیم کو ختم کر کے حج پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے کیا جائے۔

مساجد کی تعمیر وترقی اور دیکھ بھال ایمان کی علامت ہے۔ ڈاکٹر فضل الٰہی

اسلام آباد..... ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر فضل الٰہی نے کہا ہے کہ حدیث رسول ﷺ میں ہے کہ جو اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے اور مساجد کی تعمیر مسلمان کے ایمان کی علامت ہے۔ کائنات ساری کی ساری رب ذوالجلال کی ہے، وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے فضیلت عطا کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز جامع مسجد دارالسلام اہلحدیث چمبیلی روڈ آئی ٹین ٹو میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کی صدارت حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث سلام آباد، جبکہ مہمان خصوصی مولانا محمد شریف جتکوانی چیئرمین شعبہ مساجد مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، ودیگر احباب قاری ظہیر احمد ہزاروی، حافظ عابد رشید، ایم این اے سلفی، ڈاکٹر امجد حیات شامل تھے۔ ڈاکٹر فضل الٰہی نے کہا کہ اسی لئے زمین سے کچھ ٹکڑوں کو اللہ رب العزت نے اعلیٰ و ارفع بنایا ہے۔ محبوب، عزیز وہ ٹکڑے ہیں جو اللہ کیلئے سجدوں کیلئے مخصوص کئے جائیں جنہیں مسجد کہا جاتا ہے۔ شہروں میں اللہ کو سب سے محبوب ترین جگہ مسجدیں ہیں تو اس کی آبادی اور خدمت کرنے والے بھی کتنے محبوب ہونگے۔ جس نے اپنا دل مسجد کے ساتھ ختھی کر لیا اُسکا مستقبل بدل گیا۔ دل کی وابستگی سے اتنا عظیم اجر وثواب ہے تو مسجد کی طرف اٹھنے والے قدموں پر کتنا اجر ملے گا۔ نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا، دعا، ذکر واذکار، قرآن کی تلاوت کیلئے ہی مسجد میں بیٹھنا چاہئے۔ حدیث نبوی ﷺ میں ہے کہ تین اعمال کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور مقرب فرشتوں کی دوڑیں لگ جاتی ہیں کہ جلدی اس عمل کرنے والے کو دربار الٰہی میں پہنچایا جائے: پہلا کام موسم کی شدت کے باوجود مکمل وضو کرنا، دوسرا پیدل چل کر مسجد کی طرف جانا اور تیسرا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا شخص شامل ہیں۔

الاسلام ڈائری 2016ء

- جماعتی جذبوں کی آئینہ دار
- ایک دعوت' ایک پیغام
- ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

حسب سابق ڈائری نہیں ترتیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ دسمبر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔ اشتہارات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار فور کلر	2500/- روپے
ایک صفحہ اشتہار ایک کلر	1500/- روپے
نصف صفحہ ایک کلر	1000/- روپے

نوٹ: ڈائری میں مرکزی جمعیت اہل حدیث سے منسلک اضلاع اور تحصیلوں کے نظم (یعنی تفصیلی کابینہ) شائع ہو رہے ہیں۔ ذمہ دار حضرات جلد رابطہ کریں۔ شکریہ)

شناختی کارڈ (محمد بشیر انصاری) 34101-3207371-5

رابطہ: اہلحدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور
0321-6487892 - 042-37720257
055-4443265

سالانہ کتاب وسنت کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث بدھائی کے تحصیل چونیاں ضلع قصور کے زیر اہتمام 16 ویں سالانہ کتاب وسنت کانفرنس 10 نومبر کو منعقد ہو رہی ہے جس میں قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، قاری محمد حنیف ربانی، سید طیب الرحمٰن زیدی، شیر پنجاب مولانا منظور احمد، مولانا محمد نواز چیمہ، قاری محمد یٰسین بلوچ، پروفیسر عبید الرحمٰن محسن (راجووال) خطابات فرمائیں گے۔

6 نومبر کا خطبہ جمعہ مولانا زید لکھوی بن مولانا محی الدین لکھویؒ بدھائی کے میں پڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: قاری عبدالوحید کوکب، مرکزی جمعیت اہلحدیث بدھائی کے

سیرت ابراہیمؑ کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث ویوتھ فورس جہانیاں کے زیر اہتمام سیرت ابراہیمؑ کانفرنس مرکز ریاض الجنہ میں منعقد ہوئی جس میں مولانا طلحہ الطاف، مولانا قاری رفیق الرحمٰن، مولانا سمیع الرحمٰن، قاری محمد حنیف ربانی (کامونکی) کا خصوصی خطاب ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری رفیق الرحمٰن نے انجام دیئے۔

دعا گو: شفیق الرحمٰن جنرل سیکرٹری AYF

ضرورت رشتہ

40 سالہ شخص (پہلی بیوی فوت شدہ 2 بچے موجود) برسر روزگار، ذاتی مکان لاہور شہر یا گرد ونواح سے کنواری، مطلقہ یا بیوہ کا رشتہ درکار ہے۔ رابطہ: میاں راشد: 0321-4323903

اخبار الجماعۃ

انتقال پر ملال

مولانا محمد حنیف کمی ملتانی انتقال فرما گئے

1957ء میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ سعود نے مدینہ یونیورسٹی قائم کی۔ پاکستان سے مولانا سید داود غزنویؒ امیر جمعیت اہلحدیث پاکستان اور مولانا مودودیؒ دونوں بزرگوں کو دعوت نامہ بھیجا اور انہوں نے مدینہ یونیورسٹی کے افتتاح میں شمولیت کی۔ پاکستان سے جو طلبہ داخلہ کے لیے گئے ان میں ایک حافظ فتحی صاحب بھی تھے جو کہ فارغ ہونے کے بعد مفتی عبدالعزیز بن باز اور امام کعبہ الشیخ ابن السبیل کے حکم سے بیت اللہ شریف میں مدرس مقرر ہو گئے۔ ۱۹۷۷ء میں وہ پاکستان تشریف لائے' مولانا محمد حنیف ملتانی کو بطور معاون اپنے ساتھ لے گئے۔ 1984ء میں حافظ فتحی صاحب انتقال فرما گئے۔ پھر ان کی جگہ مولانا محمد حنیف کمی باب بلال پر تقریباً 35 سال پاکستانیوں کی رہنمائی فرماتے رہے۔ پاکستان سے جو علماء حج یا عمرہ کے لیے جاتے' وہ مولانا سے ضرور ملاقات کرتے۔ وہاں ہر نماز کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا۔ لوگ مسائل پوچھتے' مولانا ان کے مسائل سنتے اور حل فرماتے۔ 2007ء میں مولانا واپس پاکستان تشریف لے آئے اور یہاں آ کر بیمار ہو گئے۔ دن بدن شوگر بڑھتی گئی اور بہت کمزور ہو گئے۔ مؤرخہ 2 اکتوبر 2015 بروز جمعۃ المبارک جہانیاں منڈی کے قریب چک نمبر 5/10-R کو پانچ بجے شام انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

دوسرے دن نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا ارشاد الحق اثری نے پڑھائی۔ ملتان' ساہیوال' وہاڑی' خانیوال سے کثیر تعداد میں علمائے کرام اور قرب و جوار سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ اللہ پاک مولانا کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین! مولانا نے سوگواروں میں بیوہ اور تین صاحبزادے بارک اللہ' ذکاء اللہ اور ضیاء اللہ اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ اللہ پاک ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! ادارہ جہاں مولانا مرحوم کی مغفرت تامہ کے لیے دعا گو ہے وہاں پسماندگان کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

تعزیت کے لیے رابطہ: ذکاء اللہ 0300-4334205

محمد امین صاحب جو اٹامک انرجی خوشاب میں ملازم تھے' عرصہ دو سال سے گردوں کے عارضے میں مبتلا تھے' وہ 16 اکتوبر بروز منگل برضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند' سلیم الفطرت' ملنسار' خیر خواہ اور خوش طبع انسان تھے۔ ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث عبدالرشید راشد ہزاروی نے جناح پارک اوکاڑہ میں پڑھائی۔ علماء سمیت دیگر جماعتی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اوکاڑہ میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

شریک غم: قاری محمد اکرم ندیم خطیب جامع مسجد اہلحدیث چک نمبر L-32/2 اوکاڑا

مولانا احمد یار صدیقی کو صدمہ!

حضرت مولانا احمد یار صدیقی سرپرست مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ساہیوال اور قاری عبدالرحمٰن امام جامعہ ثنائیہ سبزی منڈی کے سسر حافظ عبدالحق 13 اکتوبر کو شدید علالت کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم تہجد گذار اور مخلص انسان تھے' انہوں نے متواتر بائیس سال نماز تراویح میں قرآن پاک سنایا۔ مرحوم کی نماز جنازہ بورے والہ میں حافظ مسعود عالم صاحب نے پڑھائی جس میں علماء کے علاوہ بیرون شہر سے کثیر تعداد میں احباب جماعت سے شرکت کی۔ اللہ کریم مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ تمام جماعتی احباب ان کے غم میں شریک ہیں۔

منجانب: رانا محمد فاروق ناظم نشر و اشاعت

ضرورت خطیب

جامع مسجد اہلحدیث فیض اللہ ابراہیم کوٹلی لوہاراں مغربی کے لیے ایسے خطیب کی ضرورت ہے جو فارغ التحصیل ہوں اور اردو زبان میں خطاب کر سکتے ہوں۔ سیالکوٹ' گوجرانوالہ اور ڈسکہ سے حضرات رابطہ کریں۔

رابطہ: (حافظ محمد مسعود سلفی) 0333-8608945

محنتی اور بے روزگار
خواتین و حضرات کیلئے خوشخبری

ہمیں شہر لاہور کیلئے محنتی افراد کی ضرورت ہے جو ہماری پروڈکٹس (ایزی پیپر سوپ) سکول' کالج یونیورسٹیز اور مارکیٹ میں سیل کر سکیں

آمدن 10 تا 15 ہزار ماہانہ
کھانا' رہائش فری
تمام شہروں سے رابطہ کریں
ڈسٹری بیوٹرز اور سیلز مین

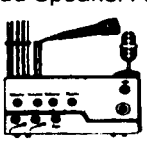
ایزی ایسوسی ایٹس لاہور
0300-9409635
0311-9409635

جوہر نایاب
جدید طبی ریسرچ
مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہو گی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier
الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے



ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیا میں چوک سرزمینی کالج گوجرانوالہ

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

فیضل

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف

☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن

☆ ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اکر	الائچی خورد	پنج کا کنج	شکوفہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	پنج عشق پنجہ	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	جز موتگے	ترنجبین	مالچھر	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کنوائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

معجون تسکین دل

- دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
- دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
- اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
- جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
- عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے

وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	نشینہ	بادر نجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	دروح متقلی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
گل بنفشہ	الائچی خورد	گل بابونہ	تخم سرخ	

سیرپ مسہل اوراک ایم سیرپ

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیضل FOODS سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیٹر کالونی فیصل آباد

گولڈن

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمبلی فائر لاؤڈ سپیکر (جرمنی)

ہمارے ہاں نئے ایمبلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک بار سٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S فری دستیاب ہیں

چوک نیا ئیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

مکمل ایمبلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

ساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

ایمبلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

پروپرائٹر: ایم اکرام مغل (ماہر صوت)

ہمارے ہاں نئے ایمبلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک بار سٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا ئیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمبلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل درائی دستیاب ہے۔

نام کافی ہے

ایمبلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی درائی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا ئیں گوجرانوالہ

فون نمبر 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

خدمت کے مسلسل 14 سال مکمل اور 15 واں سال 1437ھ (2016ء-2015ء) کا آغاز ہونے پر ہم اپنے احباب جماعت کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور آئندہ **ضیوف الرحمٰن** کی خدمت کرنے کا عزم کرتے ہیں۔

عمرہ ویزہ حاصل کریں

ایجنٹ

حج آرگنائزنگ نمبر 13407

اکانومی پیکج کے ساتھ 3 - 4 - 5 سٹار پیکج بھی دستیاب ہیں

تمام ایئر لائن کی ٹکٹیں بازار سے بارعایت حاصل کریں۔

زیر نگرانی
شاعر اسلام مولانا نذیر احمد سبحانی صاحب
0323-4315701

چیف ایگزیکٹو
حکیم کرامت اللہ صاحب
ریٹائرڈ O.T ٹیچر
0300-4619256
0321-4619256

زیر سرپرستی
مولانا محمد زبیر مجاہد
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پتوکی (قصور)

اسطوانہ حج وعمرہ سروسز (Pvt.) لمیٹڈ
ہیڈ آفس
بالمقابل ریلوے کیبن پیکو روڈ، کوٹ لکھپت، لاہور
Ph. 042-35943765 - Fax: 042-35943766
Mobile: 0300 / 0323 / 0343 - 4619256
Email: astawana.hajj@gmail.com

آفس مینیجر
حافظ عبدالرحمٰن
0334-1524110

مرکزی جمعیت اہل حدیث، اہل حدیث یوتھ فورس، اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن تحصیل رحیم یار خان کے زیر اہتمام



مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث المعروف

ثناءاللہ قصوری والامرکز

نہر کنارہ غوثیہ کالونی منٹھار روڈ نزد وائرلس پل رحیم یار خان

صدارت: پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان

طلحہ زین العابدین قصوری

فقید المثال سالانہ 11 ویں بسلسلہ سیرۃ النبی ﷺ

منہاج الاسلام کانفرنس

ان شاءاللہ روح پرور ایمان افروز تاریخ ساز فرقہ واریت سے بالاتر عظیم الشان

عبدالکریم حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان

صدارت: حافظ ثناءاللہ الزاہدی حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ضلع رحیم یار خان

بروز ہفتہ 14 نومبر 2015 بعد نماز عشاء

مرزا محمد افتخار احمد بیگ حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث

عبداللہ اسلیم قصوری حفظہ اللہ خطیب 125/P

بنیامین عابد قاری اوکاڑہ حفظہ اللہ

حمزہ شاہد قصوری

حنظلہ شاہد قصوری

رانا محمد خلیق خان حفظہ اللہ ناظم رابطہ صوبائی مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پنجاب

عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ ناظم شعبہ طبع و نشر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پنجاب

محمد اکرم زاہد بھٹوی قاری گوجرانوالہ حفظہ اللہ

محمد اقبال قصوری حفظہ اللہ

خواتین کے لیے علیحدہ انتظام ہوگا

اہل اسلام کی شرکت کا یقین ہے

مہمان گرامی:

حافظ محمد اسلم حنیف ناظم اعلیٰ مرکزیہ ضلع رحیم یار خان

قاضی عبدالطیف امیر مرکزیہ صادق آباد: ڈاکٹر حافظ عبدالمنان زاہدی

ناظم اعلیٰ مرکزیہ صادق آباد: خواجہ بشیر احمد امیر مرکزیہ خانپور:

حافظ محمد اصغر سلفی ناظم اعلیٰ مرکزیہ خانپور: حاجی رانا نیاز احمد

ناظم اعلیٰ مرکزیہ لیاقت پور: چوہدری بابر ادریس امیر مرکزیہ ظاہر پیر

مقامی علمائے اکرام:

مفتی عبدالرحمن بھٹی، ڈاکٹر رانا محمد شاہد، پروفیسر عبدالمالک، قاری عبدالصواب، قاری ساجد منیر، سیف اللہ عثمانی، سمیع اللہ بھٹی ڈاکٹر فرحان افضل پوڑا، قاری محمد اویس ندیم، قاری محمد عالم، حافظ محمد یوسف محمدی طاہر مسلم، محمد احمد مجاہد، امام دین سلفی، حافظ خبیب، قاری نوید الرحمن، قاری سرور، ڈاکٹر حبیب الحق، قاری محمد رمضان، صوفی عبدالرحمن، اشتیاق شاہد ربانی عبدالاکبر عباسی، رضاءاللہ سلفی، قاری مسعود، ماسٹر شریف، قاری عبدالسلام حافظ احسان الحق اسد، ڈاکٹر عبدالغفار احسن، قاری اللہ دتہ، بنیامین اووڈ عبدالغفار سلفی، قاری محمد احمد، قاری عبدالرحمن، قاری اللہ دتہ ظفر 142/P

خادم کتاب و سنت ثناءاللہ شاہد قصوری ممبر اہل کمیٹی ضلع رحیم یار خان 0300-9679796

ابوطلحہ قاری

پیر نائب پیغام پھیل، پیغام پھیل رحیم یار خان

نائب ناظم تعلیمات مرکزیہ پنجاب خطیب بائی مرکز ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان

زیر اہتمام **اہلحدیث یوتھ فورس فیصل آباد**

موضوع

اجتماعات

بسلسلہ **محرم الحرام**

صحابہ شان عظیم الشان

محترم جناب **محمد یحییٰ مدنی** صاحب
صدر AYF فیصل آباد

محترم جناب حافظ **محمد رضوان حفیظ**
سیکرٹری جنرل AYF فیصل آباد

محترم جناب حافظ **محمد حبیب الرحمن** صاحب
ناظم تربیت

محترم جناب **محمد حنیف بھٹی** صاحب
چیئرمین اہلحدیث اتحاد کونسل

محترم جناب **محمد سلم** صاحب
امیر مرکزیہ تحصیل گوجرہ

محترم جناب **محمد افضل** صاحب
سرپرست AYF فیصل آباد

کابینہ اہلحدیث یوتھ فورس سٹی فیصل آباد

سینئر ناظمے: عبدالحفیظ انور • ناظمے: بلال ثاقب • ناظمے: اویس قرنی
ڈپٹی سیکرٹری: عبداللہ اسد • ناظم مالیات: محمد یوسف جٹ • ناظم نشر و اشاعت: محمد عمران سلفی
• ناظم مالیات: وقار یونس • ناظم تبلیغ: ابوبکر جمیل • ناظم تبلیغ: ابرار سلفی
ناظم ابطہ سیکرٹری: حافظ زید مجاہد

جامع مسجد میرا اہلحدیث ولی پورہ فیصل آباد
18 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عشا

محترم جناب حضرت مولانا **ابرار سلفی** صاحب

جامع مسجد طاب کالونی ستارہ
20 اکتوبر بروز منگل بعد نماز عشا

حضرت مولانا محترم جناب **بلال ثاقب** صاحب

جامع مسجد البجنت عبداللہ کالونی سمندری روڈ
22 اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عشا

حضرت مولانا **محمد یوسف** جٹ صاحب

جامع مسجد طیبہ اہلحدیث گل گشت کالونی فیصل آباد
24 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشا

محترم جناب حضرت مولانا **حکیم ثناء اللہ ثاقب** صاحب

جامع مسجد بلال اہلحدیث جمیل پارک فیصل آباد
25 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عشا

محترم جناب حضرت مولانا حافظ **محمد شاہ نواز** صاحب

جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث کہکشاں کالونی فیصل آباد
26 اکتوبر بروز سوموار بعد نماز عشا

محترم جناب حضرت مولانا حافظ **محمد سلم** صاحب
امیر مرکزیہ تحصیل گوجرہ

جامع مسجد نبیہ اہلحدیث نزد الاروڈ نزد جواد کلب
31 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشا

محترم جناب حضرت مولانا **عبداللہ اسد** صاحب

جامع مسجد احسان اہلحدیث گلی نمبر 2 اعظم آباد
2 ستمبر بروز سوموار بعد نماز عشا

محترم جناب حضرت مولانا **اویس قرنی** صاحب

سرپرست **مرکزی دفتر اہلحدیث یوتھ فورس** امین پور بازار فیصل آباد
0321 6662422
0321 7836407

ڈیزائن پرنٹنگ خطاطی **الحنین پرنٹرز** شیخ سعید مارکیٹ نزد مرکزی مسجد اوقاف فاروق آباد 0332-4027740

مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر اوکاڑا کے زیر اہتمام

پروفیسر ڈاکٹر محمد حمود لکھوی — محترم عبداللہ یوسف صاحب

زیر ریاست محترم جناب میاں محمود عباس صاحب — زیر ریاست محترم جناب مفتی کفایت اللہ شاکر صاحب

14 سال بعد

سیرۃ امام اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس

عظیم الشان

زیر نگرانی محترم جناب محمد طاہر شیخ صاحب — زیر نگرانی محترم جناب عمر فاروق لکھوی صاحب

عبدالرؤف محمدی — محمد منشاء قادری

موخرہ

14 نومبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

بمقام الحسرا آرٹ کونسل ہال نزد D.P.O آفس نئی کچہری اوکاڑہ

مفسر قرآن و مصنف کتب کثیرہ پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب آف ڈیرہ غازی خان

شیخ العرب والعجم مفکر اسلام فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ آف کراچی

عظیم لیڈر کا عظیم بیٹا مقرر انقلاب صاحبزادہ حمید گل صاحب محترم جناب محمد عبداللہ گل صاحب چیئرمین تحریک جوانان پاکستان

شیر پاکستان حضرت مولانا منظور احمد صاحب گوجرانوالہ

ترجمان مسلک اہلحدیث حضرت مولانا سید سبطین شاہ نقوی صاحب آف سرگودھا

داعی اتحاد بین المسلمین حضرت مولانا محمد یحییٰ عارفی صاحب آف لاہور

خطیب جامعہ مسجد اہل حدیث حضرت مولانا محمد نواز صاحب چیمہ گوجرانوالہ

قاری محمد السین حیدر صاحب — مجبوب عوام مولانا محمد ناصر مدنی صاحب آف لاہور — ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث ضلع اوکاڑہ خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث مولانا ابوبکر سلطان یزدانی صاحب آف اوکاڑہ — خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث مولانا محمد اسحاق خادم صاحب آف اوکاڑہ — مولانا نعیم الرحمن شیخوپوری صاحب

تمام علماء خطباء اساتذہ طلباء آئمہ کرام مجاہد یالان و پاکستان مرکزی جمعیت اہلحدیث یوتھ فورس شہر ضلع و سابیوال ذمہ داران کی شرکت کی خصوصی دعوت ہے (کھانے کا انتظام مغرب تا عشاء کا ان شاء اللہ)

مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر اوکاڑا 0321-6959452, 0306-6567060, 0300-7532590

خصوصی تعاون

چوہدری شاہد سلیم بی ایم اے فارما 0300-6959560 اوکاڑا

Sialkot College of Physical Therapy

ADMISSION OPEN

Amin Medical Complex



CERTIFIED DPT CERTIFIED

پیرا میڈیکل سکول

الحاق شدہ پنجاب میڈیکل فیکلٹی

داخلہ جاری ہے

دوسالہ ڈپلومہ
فزیوتھراپی ٹیکنالوجی

دوسالہ ڈپلومہ
آپریشن تھیٹر ٹیکنالوجی

ایک سالہ ڈپلومہ
ڈسپنسر کورس

میٹرک۔ایف ایس سی بمعہ (بیالوجی) 45% نمبر
طلباء وطالبات داخلے کے اہل ہیں۔

سیالکوٹ انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ سائنسز
امین میڈیکل کمپلیکس
ڈیفنس روڈ سیالکوٹ

DOCTOR OF PHYSICAL THERAPY

5 Years Degree Programme

4th Batch

- No MCAT or
- Entry Test
- 55% Marks in Fsc (Pre-Medical)

Affiliation with University of Sargodha
Program Approved by HEC

Principal
DR. IJAZ AMIN
0300-6120520

052-3250520 0321-3646562
0321-6122521 0333-3507157
Amin Medical Complex Defence Road,
Near Umer Academy School, Sialkot.

Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

CPL No 116

Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257

Paigham T.V:
042-37722876

زیر سایۂ جامعات (للبنین والبنات)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ عبدالغفور حفظہ اللہ

بانی وناظم اعلیٰ جامعہ حرمین علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ

جمعہ

جامعہ علوم اثریہ جہلم

بمطابق 22 محرم الحرام 1437ھ

6 نومبر 2015ء

بروز جمعۃ المبارک

خطبہ جمعہ 12 بجے سے 2 بجے تک

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت علامہ الحاج مفتی محمد امین دامت برکاتہم العالیہ

زیر نظامت

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے

زیر صدارت

رئیس الجامعہ حافظ مولانا عبدالحمید عامر حفظہ اللہ

مدیر الجامعہ حافظ مولانا احمد حقیق حفظہ اللہ

تکمیل صحیح بخاری شریف

32 ویں سالانہ

دامت برکاتہم

خطبہ جمعہ: فاضل نوجوان حافظ مولانا ذاکر الرحمن صدیقی حفظہ اللہ

سیدالمناہج فورٹ عباس پاکستان

سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

آغاز خطبہ 12:30

مناظر اسلام حضرت مولانا سید محمد سبطین شاہ نقوی حفظہ اللہ

رئیس جامعہ امام بخاری سرگودھا

قاطع شرک وبدعت حضرت مولانا سید طالب الرحمن شاہ حفظہ اللہ

خطیب اعظم راولپنڈی

نائب مدیر الجامعہ حافظ عبدالغفور رشید مدنی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

خطیب اسلام حضرت مولانا سیف اللہ حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ جہلم

درس صحیح بخاری بعد از نماز جمعہ (2:00) بجے

درس سیرت وفقاہت امام بخاری بعد از نماز عصر (3:45) بجے

حافظ استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف حفظہ اللہ

مدیر مرکز التربیۃ الاسلامیہ جہلم آباد

عظیم خوشخبری

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد نواز چیمہ صاحب

آف گوجرانوالہ

مہمانان خصوصی

حضرت مولانا سید الطاف الرحمن شاہ صاحب

فاضل مدینہ یونیورسٹی

قاری شاہد محمود صاحب

جامعہ قاسمیہ شاہجہ سے الحاق ☆ ہر سال 5 طلباء کا داخلہ ☆ الحمدللہ دوسرے سال کے طلباء بھی شاہجہ پہنچ گئے ہیں

معزز علماء کرام

☆ مولانا حافظ انعام اللہ کلاچی گجرات ☆ سید شاہ اللہ شاہ رانیوال سیداں ☆ مولانا قاری محمد اعظم عارف ☆ مولانا اعجاز سلفی میرپور ☆ مولانا محمد اشرف اوکاڑوی اسلام کوٹ ☆ مفتی عبدالغفار (بن فرماں) ☆ مولانا عبدالصمود ☆ قاری ابوبکر ☆ قاری محمد الیاس خان چترپڑی ☆ قاری خلیل الرحمن چنیاں ☆ ڈاکٹر عبدالنان بنگلہ املوک ☆ بکھوال: مولانا محمود الحسن فضفر ☆ مولانا محمد عبداللہ ☆ مولانا عبدالرزاق مضیف تلہ گنگ ☆ مولانا محمد ابراہیم ☆ مولانا الطاف الرحمن جوہر ☆ مولانا سجاد الرحمن ابراہیم ملتان خورد ☆ ڈاکٹر قدیر خان بلکسر ☆ قاری عبدالرحمن آڑہ بشارت ☆ حاجی محمد شفیق کلر کہار ☆ حافظ ارشد محمود پنڈی کھیب ☆ حافظ محمد اکرم مدنی ☆ حافظ عبدالباسط مدنی چکلی پنڈی کھیب ☆ حافظ محمد عارف ☆ حافظ عبدالحنان کوجر خان ☆ قاری عبدالودود پوران ☆ میاں محمد الیاس کھوبار ☆ حاجی سابر حسین ☆ حاجی محمد لیاقت قصبہ کریالی ☆ پنڈ دادنخان ☆ قاری فتح محمد اعوان پور کہوڑہ ☆ ماسٹر شہباز خان بھیلووال ☆ حافظ محمد سلیم تو حید آباد بھیلووال ☆ مرزا ناسب خورد ☆ حافظ محمد اکرام بنگلاں ☆ نذیر احمد خان ایڈووکیٹ ☆ قاری عبدالمجید ☆ مولانا حافظ محمد قہید صاحب ☆ مولانا حکیم طارق محمود پاجوہ ☆ قاری بشارت مدنی ☆ حافظ سیف الرحمن ☆ حافظ محمد قاسم ☆ مولانا عبدالبار شاکر منڈی بہاؤالدین ☆ حافظ وسیم احمد ☆ حافظ سیف اللہ بھلووال سرگودھا

امسال جامعہ سے فارغ التحصیل ہونیوالے (30) خوش نصیب طلبہ کے نام

قسم الدراسات الاسلامیۃ والعربیۃ ☆ **جہلم**: شہزاد احمد بن علی احمد، محمد اسماعیل بن صغیر احمد ☆ **سیالکوٹ**: سلمان بن قیصر مصطفی ☆ **پشاور**: محمد ابراہیم بن حضرت دین، شرف الدین بن زاہد، ہدایت الرحمن بن ہدایت اللہ، خلیل اللہ بن فضل کریم، بلگی بن غلام اللہ

قسم تحفیظ القرآن الکریم (شعبہ حفظ) ☆ **جہلم**: عبدالنان بن موسیٰ محمد یحییٰ، احسن بن عتیق اللہ، بث، محمد احمد بن محمد اصغر، عبداللہ مظہر بن مظہر اقبال، ظفر، فاقت بن رفاقت محمود ☆ **سیالکوٹ**: عبدالرحمن بن محمد اکرم ☆ **ٹوبہ ٹیک سنگھ**: عبدالرحمن بن عبدالرحیم ☆ **سوات**: شیر زادہ بن شیر زمان، عبدالرحمن بن زیارت گل، ابوذر بن شمس الرحمن، عبدالصبور بن خان زادہ ☆ چترال: فضل باری بن فضل الرحمن، بلال بن رحمت دین، محمد مطلب بن ولاوخان، زین العابدین بن محب اللہ، عبداللہ بن محمد نعیم، فضل واحد بن فضل الرحمن، عبدالکریم بن محب اللہ، ولی اللہ بن عبدالولی، عرفان اللہ بن امیر حمزہ، عبدالاحد بن غلام رؤف ☆ **پشاور**: جمیع اللہ بن عبدالجلیل

الداعی الی الخیر

انجمن اہل حدیث مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس جہلم

irfansattar1977@gmail.com 0321-8830189-0321-7911977 0300-0320-0333-0313 عبدالستار پرنٹنگ پریس شیخ مندی مارکیٹ میزن بھاٹی لاہور 4110657 محمد عرفان عبدالستار